الحقیقۃ

جنوری 2004ء



درسِ قرآن

مدینہ منورہ کے

قیام اور حاضری کے آداب

درسِ حدیث

حج و زیارت





اللّٰھم لبیک

توحید اور محبوبانِ خدا

احکام و مسائل قربانی

حضور نقش لاثانی اور اشاعتِ اسلام



اتحادِ ملت کی ضرورت و صورت



اسلام بمقابلہ عیسائیت

اداریہ اے ہمارے پیارے سید بادشاہ

[illegible]

مجلہ الحقیقہ

پاکستان

ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ / جنوری 2006ء — جلد نمبر ۹ — شمارہ نمبر ۹

سرپرست اعلیٰ

مفکر اسلام حضرت علامہ

مولانا

پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی قادری چشتی

مدیر اعلیٰ: شجاعت علی مجددی

مدیر مسئول: ابوطلحہ نوری

مدیر منتظم: شمس الدین

زر تعاون

پاکستان (فی پرچہ) 10 روپے — سالانہ بذریعہ ڈاک 124 روپے

[illegible]	[illegible]	10 [illegible]
[illegible]	[illegible]	15 [illegible]
[illegible]	[illegible]	30 [illegible]

فہرست

رابطہ: صوفی محمد آصف [illegible]

پبلشر: پروفیسر محمد حسین آسی نے [illegible] فون نمبر 451734 [illegible] سے شائع کیا

حمد و نعت

تو میرا خالق و رازق ، تو مرا رب رحیم
تو میرا مالک و مولا ، مرا معبود کریم

ممکن و فانی و حادث ہے جہان کم و دو
ہے تری ذات فقط واجب و باقی و قدیم

تو شہنشاہ حقیقی تو قدیر مطلق!
تری عظمت کے پرستار عظیموں کے عظیم

کون ہے تیرے سوا عرش علی کا مالک
ہیں تری بارگہ جود پہ کونین مقیم

تیری تدبیر کے جلوے سے منور گلشن
تیری توحید کی خوشبو سے معطر ہے شمیم

تیری تحمید ہے فردوس معلی کی بہار
تیری تسبیح ہے یا گلشن ہستی کی نسیم

یوں تو ہر شے سے ہے ظاہر تری قدرت یا رب!
پر تیرا مظہر یکتا ترا محبوب کریم ﷺ

وجہ تکوین دو عالم ، شہ لولاک لما
قاسم جملہ نِعَم ، مالک و مختارِ نعیم

نائب حضرتِ حق ، حاکم ملک امکاں
مصدر عزو شرف ، مخزن کرم و تکریم

وہ کہ ہے جس کی محبت ہی مدار ایماں
وہ کہ ہے دین ہدیٰ ، اصل میں جس کی تعظیم

اپنے ناموں سے کیا ان کو خدا نے نامی
ان کا اللہ بھی، وہ خود بھی رؤف اور رحیم

انبیاء کے بھی تصور سے فزوں شان حبیب ﷺ
قابَ قوسین سے اقرب ہے یہی شاہ کریم

آدم ان کے متوسل تو دعا گو ہیں خلیل
ابن مریم ہیں مبشر تو ثنا خواں ہیں کلیم

یہی سلطان ہے جس کے لئے لوٹا سورج
یہی مختار ہے جس نے کیا مہتاب دونیم

اس میں کیا شک اے خدا تیرا نہیں کوئی شریک
تری رحمت سے نہیں تیرے نبی کا بھی سہیم

موجد خلق جو تو ہے تو یہ وجہ ایجاد
کنز مخفی ہے تری ذات تو یہ دُر یتیم

تو ہے غفار تو ہیں رحمتِ کونین شفیع
میں ہوں تم دونوں کا محتاج فقیر اور اثیم

پل سے گزرے ترا آسی تو مجھے اس کے لئے
نقش لاثانی کے صدقے میں شہا نارِ جحیم

۲۹ شوال ۱۴۱۷ھ
۹ مارچ ۱۹۹۷ء

پروفیسر محمد حسین آسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

یونس-٦٣

ترجمہ: سُن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

اداریہ

کلمۃ الحقیقہ

سربراہ اعلیٰ کے قلم سے

اے ہمارے پیارے

''سید بادشاہ!''

گذشتہ دنوں صدر پاکستان جناب پرویز مشرف دام شرفہ نے 'سید' ہونے کا اعلان بھی کر دیا۔ پہلے پہل وہ صرف چیف ایگزیکٹو تھے، پھر وہ صدر بن گئے اور اب سید۔ مگر سید بننے کا نہیں، سید ہونے کا اعلان کیا۔ گویا وہ چیف ایگزیکٹو اور صدر کی طرح ترقی کر کے سید نہیں بنے بلکہ جدی پشتی اصلی اور خالص سید ہیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ اگر واقعی ایسا ہے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ نماز، روزہ اور دوسرے ارکان اسلام پر بھی ان کا عمل ہے کیونکہ 'سید' کے گھر ہی سے ان کا شروع ہوا ہے اور باقی دنیا نے یہ نعمتیں اسی پاک گھرانے سے وصول کی ہیں۔ سید ہو کر بھی بے نماز رہنا واقعی بڑی محرومی کی بات ہے۔ حضرت سید وارث شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے بھی اسی تناظر میں فرمایا ہے۔

'سید سو جو رب نوں کرے سجدہ، سید سجدہ نہ کرے تے سید ناہیں'

امت اگر ارکان اسلام سید کے گھر سے سیکھ کر ان پر عمل پیرا ہوتی ہے تو ظاہر ہے سید کا مقام بلند تر ہے اور اسے اور بھی بہت کچھ کرنا چاہیے۔ مگر ہمارے سید صاحب نے ان کا ذکر کر کے خود ہی اعلان بھی فرما دیا 'میں اچھا مسلمان ہوں'۔ حالانکہ انھیں اچھا نہیں، بہت ہی اچھا مسلمان ہونا چاہیے اور بہت ہی اچھا مسلمان ہو کر بھی خود کو بہت برا، گنہگار اور خطاکار سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ یہاں اس میدان میں اچھا وہی ہے جو خود کو برا سمجھے اور جو خود کو اچھا سمجھتا ہے وہ اچھا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد عالی سے ظاہر ہے پوچھنے والے نے پوچھا تھا 'ام المومنین! میں اچھا کب ہوں گا' فرمایا 'جب تو اپنے آپ کو برا سمجھے گا' پوچھا 'میں برا کب ہوں گا' فرمایا 'جب تو خود کو اچھا سمجھے گا'۔ (رحمۃ للعالمین)

اس پس منظر میں ہم اپنے سید صاحب کو کیا سمجھیں۔ ہمیں کسی بدگمانی کی کیا ضرورت ہے۔ چند روز بعد سید بادشاہ لاہور کے کالج میں خطاب فرما رہے تھے تو انھیں اپنا "شاندار" ماضی بھی یاد آ گیا، چنانچہ انھوں نے اپنے لڑکپن کے کارنامے سناتے ہوئے فرمایا: 'ہم ہاسٹل کی دیوار پھاند کر فلم دیکھنے جایا کرتے تھے' شاید وہ فرمانا چاہتے تھے کہ پاکستان کی حکومت یونہی نہیں ملی، ہم نے اس کے لئے بڑے پاپڑ بیلے، بڑی دیواریں پھلانگیں، مراد میں جو دیوار بھی آئی ہم نے اس کی پرواہ نہیں کی، اب بھی کوئی دیوار حائل ہو تو اسے گرانے کی کوشش کرتے ہیں، وہ نہ گرے تو اوپر سے چھلانگ لگا دیتے ہیں۔

کودا ترے گھر میں کوئی یوں دھم سے نہ ہوگا

جو کام ہوا ہم سے وہ رستم سے نہ ہوگا

بہر حال ہم نے بھی جناب صدر کی سوچ اور اپروچ (Approach) کہ علماء و مشائخ کو بھی نماز روزے کے حوالے سے قائل کر لیا اور کالج کے لڑکوں کو بھی قلم کے شوق سے اپنا دیوانہ بنا لیا۔ اپنے بی اے کے دوران ہم نے بھی ایک غزل کہی تھی جس کا مطلع کچھ یوں تھا۔

بہت سادہ بھی ہے، ہر فن میں یکتائے زماں بھی ہے

ادھر وعدہ ، ادھر آوارۂ کوئے بتاں بھی ہے

اصل میں بہت سادہ وہ نہیں، ہم ہیں۔ جمہوری حکومت کی نوازشوں سے تنگ آ جاتے ہیں تو کسی پختہ کار کی مسیحائی کے منتظر ہو جاتے ہیں اور پرویز مشرف جیسا پختہ کار برسر اقتدار آ کر اپنی اصل کو بھول جاتا ہے تو جمہوریت کی راہ تکتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ ہمارے ساتھ قائد اعظم علیہ الرحمۃ کے بعد تقریباً سب نے ہاتھ کیا ہے۔ اگر ہمارے صدر اپنی اصل اور پاکستان کی اصل یاد رکھیں تو کئی خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکتے ہیں۔ جناب صدر کی اصل کیا ہے۔ وہ سید ہیں۔ جو سید ہے اسے اسلام کا کتنا پاس ہونا چاہیے شہنشاہ وفا مظلوم قبا، شہید دشت کرب و بلا، راکب دوش رسول، لخت دل حیدر و بتول حضرت سید امام حسین سلام اللہ علیہ اہل بیت کی شہادت سے سبق سیکھے، ان کی عظیم قربانی کو سامنے رکھے اور پھر اپنا تن من دھن اسلام کیلئے وقف کر دے۔

اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر

معنیٔ ذبح عظیم آمد پسر

سید وہ ہے جو اسلام کے گلے پر تو چھری نہ چلنے دے، ہاں اپنا حلقوم نازک کٹتا ہے تو کٹنے دے۔ ہاں میرے سید جی اگر آپ بھی سید ہیں تو امام پاک کے خون کی لاج رکھئے اور وہ کام نہ کیجئے جس سے یزید شر جیسے بدبخت بھی شرمائیں۔ کون نہیں جانتا پاکستان کی موجودہ نام نہاد جمہوری حکومت کے باوجود آپ ہی یہاں سپید و سیاہ کے مالک ہیں، پھر آپ کے منہ سے جو نکلے وہ قانون بن رہا ہے تو کونسی چیز ہے جو آپ کو اسلام کے نفاذ سے روکتی ہے، اگر راستے میں کوئی دیوار ہے تو اسے اسی طرح پھاند جائیں، جس طرح آپ نے کالج میں مشق کی تھی۔ ہمیں آپ کے سید ہونے سے بڑا حوصلہ ہوا تھا مگر تین سال کے عرصے میں آپ نے اپنی اصل کا کہاں تک خیال رکھا ہے۔؟

پھر جس طرح آپ کی اصل بڑی مقدس ہے یوں ہی وطن عزیز کی بھی ایک اصل ہے اور وہ بھی بڑی مقدس ہے۔ اس کی اصل، اس کا اساسی نظریہ ہے جسے نظریہ پاکستان کہتے ہیں۔ للہ راہ کرم اپنی اصل بھی پہچانئے اور پاکستان کی اصل بھی۔ آج کل کشمیر کے بارے میں جس قسم کے بیان آپ کی زبان ناحق ترجمان سے ٹپک رہے ہیں، سخت افسوسناک ہیں، کشمیر کے بارے میں پہلے دن سے ہی آپ کا متذبذب رویہ سخت پریشانی کا باعث ہے۔ پھر بھی پاکستان کے موقف پر ڈٹ جانا اور کبھی لچکدار رویے کی دعوت دینا۔ اس سے قوم کو کیا ملا۔ غداروں کی حوصلہ افزائی ہوئی اور مسلمانان وفا کیش کو صدمہ۔ آپ نے جنگ بندی پر زور دیا اور دو قوموں نے بازی لے لی، فرمائیے اس کا جرمانہ کسے ہونا چاہئے۔ یاد رکھئے ہندو پر اعتماد کرنے والا اپنی قوم کو دھوکا دیتا ہے ہندو بالکل شریر کی طرح ہوتا ہے، سب جانتے ہیں یہ قوم قابل اعتماد نہیں، آپ نہیں جانتے تو آپ جیسے شخص کو حکومت کا بوجھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔ اور جانتے ہیں تو پاکستان کو جو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا ہے اسے کیونکر پورا کریں گے۔

جناب صدر! پاکستان حضور محبوب خدا سرور لولاک لما علیہ التحیۃ والثناء کا تبرک ہے، جو بھی اسے نقصان پہنچائے گا بلکہ نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا، اسے سخت سزا ملے گی۔ آج کل آپ کا انداز سخت قابل اعتراض ہے، لہٰذا امریکہ اور اس کے حواریوں کا فرمانبردار بننے کی بجائے خدا اور رسول ﷺ کا فرمانبردار بن جائیے۔ قوم کی تربیت کیجئے اور اسے عزت و حرمت و غیرت کا سبق دیجئے، انہیں دشمنوں کا نیاز مند، کاسہ لیس، دست نگر اور غلام نہ بننے دیجئے۔ سید ہو تو بھی اور پاکستان کے صدر ہو تو بھی، آپ کو غیرت و حمیت کا پیکر جمیل ہونا چاہئے۔ خوب فرمایا تھا کسی نے

کشمیر میں جنت بکتی ہے جو جان کے بدلے سستی ہے

یا تو کشمیر جو مسلمانوں کا نام نہ لے یا شوق شہادت پیدا کر

☆☆——☆——☆☆

اتحادِ ملت کی ضرورت و صورت (۳)

محمد حسین تبی

شہزادہ عبداللہ کے مزید ارشادات: حقیقت یہ ہے کہ ۲۰ اکتوبر ۲۰۰۳ء کے نوائے وقت لاہور میں شہزادہ صاحب کی تقریر پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا ہے اور یوں لگتا ہے جیسے نجد کے وحشت خیز بہار نا آشنا خارزاروں سے مدت دراز کے بعد نسیم خوشگوار آئی ہے۔ نجانے وہ کونسا زمانہ تھا جس کو سامنے رکھتے ہوئے مولانا روم علیہ رحمۃ اللہ نے فرمایا تھا۔

باز گو از نجد و از یاران نجد
تا در و دیوار را آری بوجد

یعنی نجد اور یاران نجد کی باتیں پھر سنا تاکہ در و دیوار وجد میں آجائیں۔

میں نے بیس پچیس سال پہلے عرض کیا تھا

کبھی ہوگی تو ہوگی اس کو بھی نسبت محبت سے
مگر افسوس اب تو نجد میں وحشت ہی وحشت ہے

اس تنگ و شورہ پہاڑی سرزمین کا فرزند ہو کر شہزادہ عبداللہ کا یہ خوش کن خطاب ہمارے لئے پیغام توحید و محبت ہے۔ خداوند کریم اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل اسے قبول فرمائے شہزادہ صاحب کو مزید حق گوئی و حق بینی کی توفیق بخشے اور عالم اسلام جن خطرات سے دوچار ہے اسے ان سے نکالنے کی کوششیں کامیاب ہوں۔ مگر ہم بڑے خلوص سے عرض کریں گے کہ اگر یہ وجد آفریں تقریر واقعی ان کی اپنی ہے تو انصاف سے فیصلہ کریں دور حاضر میں ملت کو پارہ پارہ کرنے والے کون لوگ ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے۔

"جو لوگ اسلام کا دعویٰ کر کے معصوم لوگوں کو قتل کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم اسلام کی خاطر ایسا کر رہے ہیں، وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اسلام دوسروں کے حقوق تسلیم کرتا ہے"۔

شہزادہ صاحب ! ہم سو فیصد آپ سے متفق ہیں مگر یہ بھی تو فرمائیے کہ قاتل کون ہیں؟ حق بات تو یہ ہے کہ جس طرح آپ کے آباء نے معصوم لوگوں کا کشت و خون کر کے سلطنت عرب پر قبضہ کیا تھا اسی سے بہت سے لوگوں نے ملکوں پر قبضہ کرنے کا طریقہ و سلیقہ سیکھا اور اب تک مختلف ناموں سے عسکری تنظیمیں بنا کر "جہاد" کا نعرہ لگایا اور جو شخص اس ماحول کو سمجھتا ہے وہ اس "جہاد" کی غرض و غایت سے ناواقف نہیں بلکہ سب اہل نظر جانتے ہیں۔ ہاں !

"جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے، باغ تو سارا جانے ہے"

برا نہ مانیے آپ کے موروثوں سے پہلے اسلامی خلافت کا نام یا ڈھانچہ ضرور موجود تھا اور اسے دنیائے اسلام کی عظیم مرکزی قوت سمجھا جاتا تھا۔ اسلام دشمن اس سے سخت خائف تھے۔ انھوں نے مختلف جاسوس تیار کئے جن میں سے کوئی لارنس آف عریبیا بن کر آیا اور کوئی ہمفرے۔ سب نے خود کو عربی ظاہر کر کے اسلامی خلافت کے خلاف عرب کے باسیوں کو بھڑکایا۔ اسلام کے دشمن تو ایک لمبی مدت سے اسلام کو (معاذ اللہ) صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے مسلمانوں کی اس اجتماعی قوت کے مرکز کو برداشت نہیں کرتے تھے۔ انھوں نے ان سازشوں کے لئے الگ وزارتیں بنائیں، عورتوں اور مردوں کی تربیت کی اور انھیں عرب ممالک میں وسیع پیمانے پر بھیج دیا۔ ہاں ہاں! انگریزوں سے ساز باز کرنے میں سب سے آگے آنجناب کے مورث ہی تھے، دیکھئے ان کا غلامانہ معاہدہ جو انھوں نے انگریزوں کے ساتھ کر کے حکومت حاصل کی تھی۔ جناب محمد نجم مصطفائی صاحب لکھتے ہیں۔

ترک حکومت کے خاتمے کے بعد ابن سعود اپنے نجدی لشکر جرار کے ساتھ ایک فاتح کی حیثیت سے حجاز میں داخل تو ہو گیا مگر اس کی اور اس کی سلطنت کی حیثیت برطانوی حکومت کے آگے ایک کٹھ پتلی سے زیادہ

نجدی اور اس کی غلامانہ حیثیت کا اندازہ اس ناقابل تردید معاہدے سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جو نجدیوں اور انگریزوں کے درمیان ۱۹۱۵ء میں ہوا۔ یہ معاہدہ سعودی حکومت کے قائم ہونے سے پہلے ہوا۔ معاہدے کی دفعات حسب ذیل ہیں۔

دفعہ اول: حکومت برطانیہ اعتراف کرتی ہے کہ علاقہ جات نجد، احسا اور خلیج فارس کے ملحقہ مقامات جن کی حد بندی بعد کو ہوگی۔ یہ سلطان ابن سعود کے علاقہ جات ہیں اور حکومت برطانیہ اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ ان مقامات کا مستقل حاکم سلطان مذکور اور اس کی اولادیں اور اس کے بعد ان کے لڑکے جو وارث ہوں گے لیکن ان ورثاء میں کسی ایک کی سلطنت کے انتخاب و تقرر کیلئے یہ شرط ہوگی کہ وہ شخص سلطنت برطانیہ کا مخالف نہ ہو۔

دفعہ دوم: اگر کوئی اجنبی طاقت سلطان ابن سعود اور اس کے ورثاء کے ممالک پر حکومت برطانیہ کے مشورے کے بغیر حملہ آور ہو تو حکومت برطانیہ ابن سعود سے مشورہ کر کے حملہ آور حکومت کے خلاف ابن سعود کی امداد کرے گی۔

دفعہ سوم: ابن سعود اس معاہدے پر راضی ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ کسی غیر قوم یا کسی سلطنت کے ساتھ کسی قسم کی گفتگو، سمجھوتا اور معاہدہ کرنے سے پرہیز کرے گا اور ممالک مذکورہ بالا کے متعلق اگر کوئی حکومت دخل دے تو ابن سعود فوراً حکومت برطانیہ کو اس امر کی اطلاع دے گا۔

دفعہ چہارم: ابن سعود عہد کرتا ہے کہ وہ اس عہد سے پھرے گا نہیں اور وہ ممالک نجد کو اس سے جسے کہ حکومت برطانیہ سے مشورہ کیے بغیر اپنے پاس رہن رکھنے یا کسی قسم کے تصرف کرنے کا مجاز نہ ہوگا اور اس کو اس امر کا اختیار نہ ہوگا کہ کسی حکومت یا کسی حکومت کی رعایا کو برطانیہ کی مرضی کے خلاف ممالک مذکورہ میں کوئی رعایت یا اجازت دے۔ ابن سعود وعدہ کرتا ہے کہ وہ حکومت برطانیہ کے ارشادات کی تعمیل کرے گا۔

مورخہ ۱۸ صفر ۱۳۳۳ھ، ۲۰ نومبر ۱۹۱۵ء، مہر و دستخط عبدالعزیز ابن سعود۔ سر پرسی کاکس وکیل معاہدہ ہذا منجانب برطانیہ خلیج فارس و دستخط چیمسفورڈ نائب معظم وائسرائے ہند۔ (از کتاب: منزل کی تلاش)

یہودیوں کے سلسلے میں جو معاہدہ ہوا تھا وہ الگ تھا، اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"میں سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل فیصل آل سعود برطانیہ عظمیٰ کے مندوب سر پرسی کاکس کے لئے ایک ہزار مرتبہ اس بات کا اعتراف و اقرار کرتا ہوں کہ فلسطین کو یہودیوں کے حوالے کرنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں یا برطانیہ اس فلسطین کو جسے چاہے دے دے، میں برطانیہ کی رائے سے صبح قیامت تک اختلاف و انحراف نہیں کر سکتا۔" (منزل کی تلاش)

یقین جانیں جس توحید سے عالم اسلام کی کثیر تعداد کو مشرک کہا گیا، وہ بھی انہیں جاسوسوں کی سکھائی ہوئی تھی۔ اس صورت حال کو سامنے رکھئے جب دشمنوں کے اشارے پر اسلامی خلافت کا نام و نشان بھی مٹا دیا گیا اور حجاز کی مقدس سرزمین پر ایک نئے خود ساختہ توحیدی نظام کو مسلط کیا گیا۔ پھر جو اس کے مزاحم آیا یا سمجھا گیا اسے بے دریغ تہ تیغ کیا گیا اور تو اور حرم کی حرمت بھی پامال کر دی گئی۔

یہ ایک طویل داستان رنج و الم ہے۔ اس کا ہر ہر حرف آتشیں ہے۔ آپ اسے جانتے ہیں تو کاش کچھ نہ کچھ اس صورت حال کو بدل دیجئے۔ اس وقت جب عالم اسلام کے اصل مرکز یعنی حرمین شریفین میں تباہیاں مچ رہی تھیں، بوڑھے جوان غم سے نڈھال ہو گئے تھے اور مرد و زن شدت غم سے بلک رہے تھے۔ انگریزوں کا بندہ شاہ سعود مدعا بیر ہو چکا تھا اور کسی کی فریاد، کسی کی منت سماجت، کسی کے رونے دھونے کو خاطر میں نہیں لاتا تھا۔ اب اگر آپ کو ملت اسلام سے انس کا خیال ہے اور مسلمانوں کو حقیقی اسلام پر چلانا چاہتے ہیں تو آپ ہی کسی معصوم لوگوں کے قتل عام کو روکنے کی سچی اور پکی کوشش فرمائیے۔ واقعی یہ بدفطرت اور بدباطن قاتل جھوٹ بولتے ہیں۔ انہیں خدا کی رضا سے، توحید سے، دین و ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ نے حضرت اقبال کا یہ مشہور شعر تو سنا ہوگا۔

جعفر از بنگال صادق از دکن
ننگ قوم و ننگ دیں ننگ وطن

فرمائیے نجد کے ابن سعود اور برصغیر کے جعفر و صادق کے کردار میں کیا فرق ہے۔ یقیناً وہ لوگ جنہیں آخرت سے دنیا اور دین سے حکومت عزیز ہے، انہیں کو اس قسم کے کردار کی ضرورت ہوتی ہے۔

آج جہاد کے نعرے لگا کر جو امریکہ کو گالیاں دیتے ہیں خدانخواستہ کل یہ کامیاب ہو گئے تو شاید اس وقت قوم کو یہ پتہ چلے کہ امریکہ کے سب سے سچے، پکے اور وفادار و جاں نثار سپاہی یہی تھے۔ ہمیں افسوس ہے غور و فکر کی صلاحیتیں مفلوج ہوتی جا رہی ہیں اور قوم نعرہ بازوں کے جال میں بہت جلد پھنس جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں تحریک شیران اسلام کے صوبائی امیر قبلہ سید غلام رسول شاہ صاحب دانی مدظلہ نے بتایا کہ مجھے اپنے بچے کی بازیابی کے لئے کالعدم لشکر طیبہ کے اگلے مورچوں پر جانے کا اتفاق ہوا تو دیکھا ایک ایک چیز پر لفظ امریکہ لکھا ہوا تھا۔ بستروں پر، کپڑوں پر اور جوتوں پر۔

بہر حال شہزادہ صاحب آپ کا شکریہ، آپ نے دوسروں کے حقوق کو از روئے اسلام تسلیم کرنے کا عندیہ بھی دیا ہے۔ مگر میری بار بار عرض یہی ہے کہ اپنے ملک میں جا کر اسلام کے اسی حکم کو نافذ فرما دیں۔ وہاں تو میلاد کرنے کرانے والوں کو طرح طرح کی مصیبتوں اور صعوبتوں سے دوچار کیا جاتا ہے۔ ان کے اہل خانہ کو ہراساں کر کے مال اسباب تک کو ضبط کر لیا جاتا ہے۔ مسجد نبوی میں یعنی حضور پر نور ﷺ کی مسجد کے اندر حضور پر نور ﷺ کے روضہ پر نور سے چند قدموں پر حضور ﷺ کے بارے میں جو دل آزار زبان استعمال کرتے ہیں کبھی آپ نے اس کا نوٹس بھی لیا ہے۔ انہیں حضور ﷺ کے کمالات علمی و عملی کا انکار ہے تو جائیں جہنم میں، مگر جن کے وہ نبی ﷺ ہیں ان کی دل آزاری تو نہ کریں۔ ساری دنیا سے مسلمان اپنے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء کے دربار در بار کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ اور آپ کی حکومت کے کارندے ان سے کیا سلوک کرتے ہیں، کاش کبھی سوچیں۔

اسلام نجدیت کا نام تو نہیں۔ مگر آپ کے ہاں اسلام پابند ہے اور نجدیت آزاد ہے۔ وہاں سے مسلمان واپس آتے ہیں تو انہیں قرآن پاک کے ایسے تراجم دیئے جاتے ہیں جن کے لکھنے والوں نے حضور پر نور ﷺ کی شان میں ہی نہیں اللہ کی شان میں بھی دانستہ یا نادانستہ گستاخیاں کی ہوتی ہیں۔ شاید آپ کو علم نہ ہو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بے ادب خدا کا مودب ہو ہی نہیں سکتا اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اعظم نہ ماننے والا رب کو اکبر مان ہی نہیں سکتا مگر آپ کے ہاں یہی تصور ذہن نشین کرانے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے کہ نبی علیہ السلام کی گستاخی ہی خدا تک پہنچنے اور شرک سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ خدا کی پناہ کتنی کافرانہ و ملحدانہ و باغیانہ سوچ ہے یہ۔

شہزادہ صاحب کبھی ٹھنڈے دل سے یہ بھی سوچا کریں، اس سوچ نے عربوں کو کیا فائدہ پہنچایا۔ یہی کہ مسلمانوں کا قتل عام ہو اور دشمنوں سے غلامانہ معاہدے۔ سچ فرمایا تھا ہادی کونین سرور دارین علیہ التحیۃ والثناء نے!

"يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدْعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ" (بخاری۔ مسلم)

ترجمہ: وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

کیا آپ نے اسلام کی تاریخ پڑھی ہے، جب مسلمان عشق رسول ﷺ کی دولت سے مالا مال تھے تو توحید کی قوت سے انہوں نے کفر و شرک کے کیسے کیسے گڑھ فتح کر لئے تھے اور چند سالوں کے اندر اندر دنیا کے نقشے کو کس حد تک تبدیل کر کے رکھ دیا تھا۔ ہاں اس عشق نے انہیں دنیا کی سپر قوت بنا دیا تھا اور زمینی آسمانی فوجیں ان کے جلو میں ہوتی تھیں۔ آج اسی عشق سے ہاتھ دھو کر آپ حضرات نے کیا تیر مارا ہے اور دنیا کو کیا سبق دے رہے ہیں۔ کعبہ مقدسہ کی حفاظت کیلئے اسلام کے سب سے بڑے دشمن کو سر پر چڑھا لیا اور اس کی جائز و ناجائز خواہشات کی تکمیل کیلئے اس کے سامنے سر تک نہیں اٹھا سکتے۔ آپ کے ملا مفتی اللہ کے سب سے بڑے محبوب ﷺ کی شان عالی میں کھلے عام بکتے ہیں مگر امریکہ کے خلاف کوئی زبان نہیں کھول سکتا۔ ہم نے سعودی عرب میں رہ کر دیکھا ہے، کیا ہولناک نقشہ ہے تہذیب و تمدن کا۔ مسجد الحرام کے اندر چند گز کے ارد گرد ہوش ربا منظر نظر آتے ہیں۔ یہ عیاشی کے مظاہرے، یہ فحاشی کا سیلاب، یہ آوارگی فکر کے طوفان، کیا حرمین شریفین کی فضا ایسی ہی ہونی چاہئے۔

تو جناب شہزادہ صاحب! کون اس صورت حال کو بدلے گا۔ اٹھئے اور غیروں کی غلامی کا قلادہ گلے سے اتار کر اللہ کے بندے اور اس کے حبیب مکرم و مقدس ﷺ کے غلام بن جائیے۔

جو کرنی ہے جہانگیری محمد ﷺ کی غلامی کر
عرب کا تاج سر پر رکھ، خداوند عجم ہو جا

جس بغض و عناد کی بنیاد محمد بن عبدالوہاب کے ہاتھوں پڑی اور جسے آپ کے خاندان نے پروان چڑھایا اسے محبت و غلامی رسول ﷺ سے بدل دیجئے۔ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے گا، اس کے حبیب کریم ﷺ تمہارے حامی و ناصر ہوں گے، اس کے فرشتے تمہارے لشکری ہوں گے، کعبہ مکرمہ کو ابابیلوں کے ذریعے ابرہہ کی فوج سے بچانے والا اللہ تمہاری حفاظت کر سکتا ہے، اس کو در رحمت سے مایوس ہو کر کیوں امریکہ کے در لعنت پر دستک دیتے ہیں۔ وہ اپنی پوری شان و شوکت، رعب و ہیبت کے باوجود اللہ کی قدرت میں ذلیل و حقیر ہے۔ حیرت ہے اللہ کے بندوں سے امداد لینا شرک ٹھہرا دیا گیا مگر اللہ کے دشمنوں سے مدد لینا منافی توحید نظر نہ آیا، محبوبان خدا کے سہارے کا ذکر آیا تو ایاک نستعین پڑھ کر اسے ٹھکرا دیا مگر اللہ کے باغیوں کے سہارے کی بات آئی تو ایاک نستعین بھول گئے حالانکہ اللہ والوں کی مدد اللہ کی مدد ہی ہوتی ہے اور قرآن پاک نے تصریح فرمائی ہے۔

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون ○ (المائدہ — ۵۵)

ترجمہ: تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

اور مشرکوں سے مدد لینا اس کے برعکس، اسی لئے حدیث پاک میں آیا

"انا لا نستعین بمشرک"

ترجمہ: بیشک ہم کسی مشرک سے مدد نہیں مانگتے۔ (ابن ماجہ، ابو داؤد)

اہل ایمان کے دل کو نور و سرور سے بھرنے کے لئے ایک اور حدیث پاک لکھی جاتی ہے۔ ہوا یوں کہ وفد ہوازن خدمت اقدس میں حاضر ہوا کہ مسلمان جو ان کے مال اور اہل و عیال غنیمت میں لے آئے ہیں، حضور پرنور ﷺ واپس لے دیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

اذا صلیتم الظھر فقولوا انا نستعین برسول اللہ علی المؤمنین او المسلمین فی نسائنا وابنائنا

جب تم ظہر کی نماز پڑھ چکو تو کھڑے ہونا اور یوں کہنا "ہم رسول اللہ ﷺ سے مومنین پر اپنی عورتوں اور بچوں کے بارے میں مدد مانگتے ہیں۔ (النسائی)

دیکھئے خود حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ

انا نستعین برسول اللہ ○

ہم رسول اللہ ﷺ سے مدد مانگتے ہیں

آخر میں شہزادہ صاحب اس پر بھی غور فرمائیے کہ اسلام کا نظام حکومت شورائی ہے یا موروثی۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے خاندان کی بادشاہی، شہزادگی اور ولیعہدی غرض ہر ایک چیز برطانیہ عظمیٰ کا 'تبرک' اور 'عطیہ' ہے ورنہ اس کا اسلام کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ اگر آپ کے نظام سلطنت کی بنیاد ہی اسلام پر نہیں تو اسلام کدھر سے آئے گا اور نافذ ہوگا۔ کتنی تکلیف دہ بات ہے کہ آپ کے بابا تاج برطانیہ سے غلامانہ وفاداری کا معاہدہ کر رہے ہیں اس کے کسی حکم و فیصلہ پر چون و چرا نہ کرنے کے اس کے حضور بندہ تسلیم و رضا بننے کا عہد کر رہے ہیں اور فلسطین کو یہودیوں کی نذر کرنے پر بھی آپ ہر طرح سے راضی و خوش ہیں، ادھر یہ جوش بندگی اور خاص اللہ کے گھر میں یعنی اسی مسجد الحرام کے ایک دروازے پر الملک عبدالعزیز ابن سعود لکھوا رہے ہیں۔ یہاں جہاں سب بڑے سے بڑے حضرات بندے بن کر حاضر ہوتے ہیں وہاں ملک (یعنی بادشاہ) بن رہے ہیں۔ کتنی شرمناک بات ہے۔ خدایا

آپ ہی اپنے ذرا طرز عمل کو دیکھیں

ہم اگر بات کریں گے تو شکایت ہوگی

اسی عبدالعزیز ابن سعود کو ہمارے مفکر پاکستان شاعر مشرق حضرت اقبال علیہ الرحمۃ نے یوں خطاب فرمایا تھا۔

(۱)

تو ہم آں مے بگیر از ساغر دوست

کہ باشی تا ابد اندر بر دوست

سجودے نیست اے عبدالعزیز ایں

بروبم از مژہ خاک در دوست

ترجمہ: (از پروفیسر یوسف سلیم چشتی) اے سلطان عبدالعزیز ابن سعود! تو بھی سرکار دو عالم ﷺ کے دست مبارک سے شراب الفت پی تاکہ تجھے حیات جاوید حاصل ہو جائے۔ اے عبدالعزیز جسے تو اپنی غلط فہمی کی بنا پر سجدہ سے تعبیر کرتا ہے، یہ سجدہ تو نہیں ہے۔ میں تو اپنے محبوب (ﷺ) کے دروازہ پر اپنی پلکوں سے جھاڑو دے رہا ہوں۔

(۲)

تو سلطان حجازی من فقیرم

ولے در کشور معنی امیرم

جہانے کو ز تخم لاالہ رست

بیا بنگر بآغوش ضمیرم

ترجمہ: اے ابن سعود! تو نجد و حجاز کا حکمران ہے اور میں تیرے سامنے اگرچہ فقیر ہوں۔ لیکن جہاں تک اسلام کی حقیقت سے آگاہی کا سوال ہے، تو میرے سامنے فقیر ہے۔ اور میں امیر ہوں۔ وہ جہان جو توحید الٰہی کے عقیدہ اور اس کے اقتضاء پر عمل کرنے سے پیدا ہوتا ہے، وہ جہان، وہ عالم یا وہ رنگ میرے دل میں

خود ہی جلوہ گر ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ میں تجھ سے بہتر موحد ہوں کیونکہ اللہ کے سوا کسی کو مستقل طور پر موجود بھی نہیں مانتا۔ چشتی)

مختصر یہ کہ عالم اسلام طرح طرح کے مسائل کا شکار ہے۔ ہمارا ماضی جتنا شاندار اور تابناک تھا ہمارا حال آج اسی قدر افسوسناک اور تاریک ہے۔ شرک و الحاد کے فرزند اپنے اختلافات کی خلیجیں پاٹ کر ایک مرکز پر آ گئے ہیں ہم بھی صرف اس لئے کہ اسلام کے نام لیواؤں کو صفحۂ ہستی سے مٹادیں اور اس کے برعکس توحید کے علمبردار رشتۂ وحدت میں پروئے جانے کے بجائے خود مختلف فرقوں میں بٹ کر دین حق کے لئے باعث ننگ و عار ہیں۔ ایک وقت وہ تھا کہ ہم قوموں کی امامت کرتے تھے، ایک یہ حال ہے کہ قوموں کے پیچھے چلنے کی بھی ہمت و اجازت نہیں۔ دنیا کے بدترین دہشت گرد وحوش اور درندہ دلی سے نہتے، کمزور اور بے سہارا مسلمانوں پر دہشت گردی کا ہی الزام لگا کر ان کا خون پانی کی طرح بہا رہے ہیں، کوئی انہیں روکنے ٹوکنے والا نہیں، کوئی ان کا ہاتھ پکڑنے والا نہیں اور کوئی ان کے ظلم و ستم سے چھڑانے والا نہیں۔ ظاہر ہے اسلام کے بہی خواہوں کو سب سے زیادہ ضرورت مل بیٹھ کر اپنے مسائل کا حل تلاش کرنے کی ہے مگر یہاں تو ہر شخص اپنی بات پر اڑا ہوا ہے اور اپنی رائے کو حرف آخر سمجھتا ہے۔

الغرض جناب شہزادہ عبداللہ صاحب یا کوئی اور حاکم و دانشور، اگر وہ خلوص سے ملت کے مسائل کو حل کرنا چاہتا ہے تو اسے خلوص سے ہی موجودہ صورت حال پر غور کرنا چاہئے اور خوب ٹھنڈے دل سے یہ جائزہ لینا چاہئے کہ ملت کے اتحاد میں کون حائل ہے۔ پھر جو حائل ہو اس روڑے کو راستے سے ہٹا دیجئے۔

اتحاد ملت کا نعرہ لگانے والے وہ لوگ خود انتشار کو ہوا دیتے ہیں جو ساری امت کو گمراہ سمجھتے ہیں اور موجودہ فرقوں یا جماعتوں میں سے کسی کو درخور اعتنا نہیں سمجھتے بلکہ انہیں متحد کرتے کرتے ایک نئے فرقے کے بانی بن جاتے ہیں۔ وہ مجدد یا مہدی ہونے کا دعویٰ نہ بھی کریں، یہ دعویٰ تو ضرور کرتے ہیں، باقی سب جھوٹے، گمراہ، مشرک یا بدعتی ہیں، ہدایت کا دارومدار میری ہی پیروی پر ہے۔ کیونکہ میرے سوا کوئی کتاب و سنت کی روح سے آگاہ نہیں ہے۔ عملاً دعویٰ نہ کرنے کے باوجود اس سے کیا فرق پڑا اور کیا یہی مجدد یا مہدی ہونے کا در پردہ دعویٰ نہیں ہے۔

حضور پرنور ﷺ کی ساری امت کو گمراہ قرار دے دیا جائے تو اب پیغام ہدایت دینے والے کو سر چشمۂ ہدایت کہاں سے ملا ہے۔ یہ روشنی کہاں سے میسر آئی ہے جس نے اس پر کتاب و سنت کے سارے معانی و اسرار منکشف کر دیئے ہیں اور بڑے بڑے ائمہ، مجتہدین، مفسرین اور کاملین کے فکر و عمل اور تجدید و تبلیغ میں کیڑے نکالنے والے کو از خود یہ ہدایت کیونکر ملی۔ کہتے ہیں یہی سوال کسی نے محمد بن عبدالوہاب نجدی سے کیا تھا۔ چنانچہ "ایک اور شخص نے شیخ نجدی سے سوال کیا: جس دین کو تم نے کرائے ہو یہ پہلے اسلام سے متصل ہے یا منفصل۔ شیخ نجدی نے جواب دیا میرے اساتذہ اور ان اساتذہ کے اساتذہ حتیٰ کہ چھ سو سال تک یہ ساری امت کافر و مشرک تھی۔ اس شخص نے کہا: تب تو تمہارا دین منفصل ہے، پس تم نے یہ دین کس سے حاصل کیا؟ کہنے لگا وحی الہام سے جیسی وحی الہام حضرت خضر پر ہوتی تھی۔ اس شخص نے جواب دیا اگر وحی الہام کا دروازہ کھلا ہوا ہے تو اس کی تمہارے ساتھ کیا خصوصیت ہے، ہر شخص ایک نیا دین نکال سکتا ہے اور کہے گا کہ اس کو یہ دین وحی الہام سے حاصل ہوا ہے۔ (تاریخ نجد)

دوسری بات جس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے (اور اس کا ذکر پہلے بھی کئی بار ہو چکا ہے) جو شخص میدان میں آئے اور ملت کو حسین و جمیل، کامل و اکمل اسلامی انقلاب سے "مشرف" کرنا چاہے اسے چاہئے کہ اطاعت خدا اور رسول (جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم) کا سبق ہی نہ دے، محبت خدا اور رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم پر زور بھی دے۔ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت بھی ایک ہے اور محبت بھی ایک۔ دور حاضر میں کتنے ہی ایسے مفکر پیدا ہو گئے ہیں جنہیں اطاعت رسول ﷺ تو گوارا ہے، محبت گوارا نہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسی کو نفاق کہتے ہیں ہاں ہاں محبت کے بغیر اطاعت قطعاً قطعاً قبول نہیں بلکہ سچ پوچھئے اطاعت اسی پر فرض ہے جس کے دل میں محبت ہے۔ اس لئے تمام فرائض شرعیہ کے فرض ہونے کی شرط ایمان ہے اور آیات و روایات کی رو سے ایمان کی جان حضور پرنور ﷺ ہیں، جو جس کے دل میں ایمان یا محبت رسول ﷺ نہیں، اس پر نماز فرض ہے نہ روزہ اور نہ کوئی دوسرا حکم شرعی۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ اور دوسرے غیر رہنماؤں میں سب سے بڑا جو ہری فرق یہی ہے کہ آپ نے ملت کو عشق رسول ﷺ کی دعوت دی اور حضور ﷺ کا ادب سکھایا اور دوسروں نے نماز روزے کی تو تلقین کی مگر حضور ﷺ کی محبت و تعظیم کو شرک سمجھا۔ آج جہاں کہیں بھی ملت میں عشق و محبت کے مظاہر نظر آتے ہیں، ان میں بزرگان سلف کے فیوض و برکات کے علاوہ بریلی کے مجدد اور ان کے ہمنوا دیگر علماء و مشائخ کی کوششوں کا بڑا حصہ ہے۔ اور آج جہاں نماز روزے کی خشک و بے جان تحریکیں تو نظر آتی ہیں مگر وہاں عشق کی کوئی بہار نہیں، یہ نجد و دیوبند کے نظریوں کا اثر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اتحاد ملت کا وہی طریقہ کامیاب ہو گا جو فطرت کے مطابق ہو گا اور وہ ہے مرکز ملت، والی امت، باعث خلقت، محور عظمت حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کی محبت و الفت کا جذبہ۔ پاکستان کا وجود اسی جذبے کا رہین منت ہے۔ مفکر پاکستان حضرت اقبال نے اسی جذبے کو قوم کے رگ و ریشہ میں داخل کرنے کی کوشش کی۔ ہاں ہاں اسی جذبۂ عشق رسول ﷺ سے طوفان تھمتے ہیں، دریا پایاب ہوتے ہیں، پہاڑ راستہ چھوڑ دیتے ہیں اور کامیابیاں قدم چومتی ہیں۔ آدمی پُراسرار ہو جاتا ہے تو اسی کی برکت سے فرشتے اس کے جھنڈے تلے آتے ہیں تو اسی کے صدقے، اقبال نے ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ کے

جس نے تجھ کو عطا ذوق خدائی [illegible]

[illegible]

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو [illegible]

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن [illegible]

[illegible]

عشق مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشہ چڑھا دیں [illegible] کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ اقبال نے مومن کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

لہٰذا اسے اپنی ساری توانائی محبوب [illegible] دینی چاہئے اور ساری متاع حیات اس جذبہ [illegible]

[illegible]

(زرقانی علی المواہب)

[illegible] تو ایک طرف تنقید بھی بے ادبی ہے نیز جس کے ساتھ محبت ہو گی [illegible]

[illegible]

یعنی اللہ کو اپنے حبیب پاک ﷺ سے محبت ہے [illegible]

[illegible]

اسی طرح سمجھ [illegible]

[illegible]

جناب مولانا مودودی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] موجود ہوگی اور منظم ہوگی۔

[illegible]

[illegible]

سنو اپنے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء کا ارشاد عالی!

[illegible] بَعْدِی یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ رَآنِی بِاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ (مسلم)

ترجمہ: [illegible] تمنا کرے گا کاش وہ اپنے گھر بار مال کے بدلے مجھے دیکھ لیتا۔

[illegible]

[illegible] زندگی کے میدان میں کارفرما رہتا ہے۔

[illegible]

☆☆☆

توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات

[illegible]

اسلام اور امتحان

[illegible]

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

[illegible]

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی مثال

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ [illegible]

[illegible]

ترجمہ: (رب نے) فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا [illegible] مگر عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔

[illegible]

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (الاعراف - ۴۴)

ترجمہ: تو بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ اللہ کی لعنت ظالموں پر۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] (۴۳)

ترجمہ: [illegible]

[illegible] استقامت [illegible]

[illegible] (۴۳)

ترجمہ: [illegible] استقامت [illegible]

[illegible] استقامت [illegible]

[illegible] (۴۳)

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حبیب و خلیل

[illegible] توحید [illegible] استقامت [illegible]

[illegible] (۱۶۲)

ترجمہ: [illegible]

[illegible] توحید [illegible]

[illegible]

لا ورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

[illegible]

(البیان علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ)

[illegible]

سب سے کڑا امتحان

[illegible]

(البیان علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ)

[illegible]

منافقین

[illegible]

[illegible] حقیقت ہے

[illegible] کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے [illegible]

[illegible]

ماننے تو یقینا خدا کو بھی [illegible] توحید پہ ایمان لانے میں بھی جھوٹا ہے۔ اصل [illegible] رسول ہی کو نہ مانے، اللہ کو کیونکر مان سکتا [illegible] منافقوں نے جب رسول کی رسالت کا تو [illegible]

[illegible] توحید کامل عزم و یقین سے حاصل ہوئی ہے [illegible] بلکہ فرض محال اگر توحید پہ بھی [illegible]

[illegible] تعظیم رسالت [illegible]

[illegible] حقیقت دکھانے کے لئے ان کا امتحان ہوا اگر یہ [illegible]

شیطان لعین [illegible] تعظیم و غلامی سے" اور یہی کام ہو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جس وقت جناب [illegible]

[illegible]

حق خدمت کی ناقدر دانی ہے۔ لہٰذا "کان من الکٰفرین" [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت علامہ [illegible] قدس سرہ فرماتے ہیں

[illegible]

"ہلاک ہونے والا اور جل جانے والا" (تفسیر روح البیان [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت محمد [illegible] کا نور مبارک ان کی پیشانی میں تھا۔

تفسیر روح المعانی میں علامہ سید محمود آلوسی فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible] (روح المعانی ص ۲۲۰۔۲۰۱)

[illegible]

موجودہ صورت حال

[illegible]

۱۔ اللہ کی رحمت سے ناامید

۲۔ [illegible]

۳۔ ہلاک ہونے والا اور جلنے والا

[illegible]

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ اللہ کی رحمت سے ناامیدی بھی اس کے اخلاق کا خصوصی عنوان ہے۔

۴۔ وہ حق سے بھی دور رہتا ہے (اور یہ بالکل ظاہر ہے)

۵۔ [illegible]

[illegible]

حضرت مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

[illegible]
گر نہ فرزند ہیں اے خدا! [illegible]

[illegible]

[illegible] کے علم و عمل کی وسعتوں اور عظمتوں سے سرکشی اس بغض و حسد کی بنا پر ہے

[illegible] شیطان ہو کر اللہ کی رحمت سے مایوس ہو گا [illegible]

[illegible]

[illegible]

یعنی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو

[illegible]

شیطان کے گمراہ کرنے کا طریقہ

[illegible]

ترجمہ: تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

[illegible]

شیطان کو قرآن پڑھا رہا ہو تو زبان سے اعوذ پڑھنے کا کیا فائدہ؟

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ترجمہ: [illegible]

مدینہ منورہ

قیام اور حاضری کے آداب

۱۔ سب سے پہلے نیت خالص زیارت اقدس کی کرے کیونکہ اسی [illegible]

[illegible]

[illegible] جیسا کہ پچھلے باب میں [illegible]

ہو چکا ہے

۲۔ پورے راستہ میں عبادت و اطاعت میں مشغول رہے خصوصا

[illegible]

۳۔ ذکر الہی، تلاوت کلام پاک اور خصوصا درود شریف کی کثرت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صلوٰۃ وسلام کا تحفہ پیش کرتا ہے

۴۔ [illegible]

۵۔ حضور اکرم ﷺ کی محبت والفت کے جذبات میں مغلوب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیار محبوب کا قریب ہو جانا عاشق حزیں کے شوق کو بڑھاتا ہے

خصوصا جبکہ اس کا نور جمال ظاہر ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو پھر وہاں سے عشق پیدا کا سر ہوتا ہے و [illegible] کا سب ہو

حال ظاہر ہو جاتا ہے۔

[illegible]

جب مدینہ طیبہ میں ہم نے اپنی حبیب ﷺ کی منزل کے آثار

دیکھے تو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور جب ادب و عقیدت سے وہاں کی مٹی

کو آنکھوں کا سرمہ بنایا تو ساری بیماریوں

سے شفا ہو گئی پھر نہ کسی کا خوف رہا نہ تکلیف

(زرقانی علی المواہب ج ۸ ص ۳۰۲)

۶۔ جب حرم نبوی ﷺ کے مینار، گنبد خضرا اور مدینہ منورہ کے در

[illegible]

کی کثرت کرے اور سواری سے اتر جائے۔ کیونکہ اس وقت ملائکہ رحمت

پیشوائی کو آتے ہیں اور رحمت و بشارت اور انوار و سرور کے ہدیے تحفے زائرین

پر نثار کرتے ہیں۔ اور وہ کے تو وہ [illegible]

ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ

او پاؤں رکھنے والے [illegible]

یا رسول اللہ بسوئے خود مرا

تا زفرق سر قدم [illegible]

[illegible]

سے چل کر حاضر ہوتا تب بھی میں حق ادا نہ کر سکتا تھا اور میں نے اور کونسا حق ادا [illegible]

[illegible]

[illegible] نے اس شخص کو نہیں [illegible] کی مٹی خراب ہے

[illegible]

اس خاک پہ قربان دل شیدا ہے ہمارا

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

خاک طیبہ از دو عالم خوشتر

[illegible]

[illegible] ایک کتے کو دیکھا تو اس کے واسطے دامن

احسان پھیلا دیا۔

[illegible]

طرح ہاتھ پھیر کر کتے کو پیار کیا؟

فقال [illegible]

[illegible]

کو ایک مرتبہ لیلیٰ کے کوچہ میں دیکھا ہے۔ (جذب القلوب ص ۲۳۰)

[illegible]

برکت اور طہارت [illegible]

یا ایہا الذین [illegible]

[illegible]

[illegible] اور طہارت کا موجب ہے۔ اور اگر تم (صدقہ دینے کی طاقت پہنچے) نہ پاؤ تو بیشک اللہ بخشنے والا [illegible]

[illegible]

[illegible]

انکسار، ہیبت، وقار اور ادب واحترام کے ساتھ چلے اور [illegible] سے پہنچے
سے سیدھا مزارِ انور کی طرف ریاض الجنۃ میں آئے [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے کہ بلا شک و شبہ حضور سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ [illegible] سلطان دارین ﷺ کی حقیقی جسمانی [illegible]

[illegible]

(مدارج ج ۱ ص ۲۱۵، زرقانی علی المواہب ج ۹ ص ۲۰۵)

[illegible]

معراج کا [illegible] ہے کہاں پہنچے زائر
کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک گھر کی ہے

[illegible]

بہت سے حضرات تجربہ کر چکے ہیں [illegible]

[illegible] نیک بات محسوس ہوتی ہیں [illegible]

[illegible] ساتھ سلام عرض کرے۔

یہ بھی [illegible] ہے کہ جو شخص حضور [illegible]

[illegible] پہلے [illegible]

[illegible] محمد [illegible]

[illegible] خوب [illegible] حاصل [illegible] ہے

[illegible]

۳۔ سلام کے بعد [illegible] حضور ﷺ کے [illegible] حضور ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرے اور دعا کے وقت [illegible] آپ کی طرف سے ہرگز منہ پھیرے [illegible] پشت کر کے قبلہ رو ہو کر دعا مانگنا شروع کر دیتے ہیں یہ بہت [illegible] ہے آپ کا چہرہ انور ہماری [illegible] قبلہ ہے۔

[illegible] حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ دعا کے وقت حضور ﷺ کی طرف منہ کروں یا قبلہ کی طرف؟ فرمایا

لم تصرف وجهك عنه وهو وسيلتك ووسيلة ابيك آدم عليه السلام الى الله تعالى يوم القيامة [illegible] استقبله واستشفع به فيشفعه الله [illegible]

حضور ﷺ کی طرف سے کیوں منہ پھیرتا ہے حالانکہ [illegible] آپ علیہ السلام کا وسیلہ ہیں قیامت کے دن [illegible] ہیں۔ حضور کی طرف منہ کر اور آپ سے شفاعت طلب کر اللہ تعالیٰ کی

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم [illegible] (الآیۃ)

(شفا شریف ج۲ ص۳۳، زرقانی علی المواہب ج۸ ۳۰۳)

شفاعت قبول کرے گا [illegible] فرماتا ہے

امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ [illegible] کی روایت میں ہے کہ جب کوئی [illegible] ﷺ پر سلام عرض کرے اور دعا کرے تو [illegible] وقت بھی اس کا منہ قبر انور کی طرف ہو قبلہ کی طرف نہ ہو۔

شفا ج۲ [illegible] زرقانی علی المواہب ج۸ ص۳۰۳

اور اگر بالفرض کسی کو [illegible] ہو کہ وہ آپ کی طرف منہ کر کے دعا مانگے تو [illegible] آپ کی طرف پشت کرنے [illegible] مرتکب بھی نہ ہو بلکہ [illegible] قدموں کی طرف [illegible] قبلہ رو ہو کر دعا مانگے۔ [illegible] جب روضہ انور کا [illegible] حصہ بیت اللہ شریف اور عرش معلیٰ و کرسی سے افضل ہے تو آپ کی ذات اقدس کا کیا کہنا۔

[illegible] حضرت [illegible] آپ کا چہرہ [illegible] آپ [illegible] شفاعت [illegible]

[illegible]

(۵) [illegible] کی طرف سے بھی [illegible] السلام علیک یا رسول اللہ [illegible] مشفع [illegible]

(۶) حضور ﷺ [illegible] بعد [illegible] طرف ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھے پھر ایک قدم اور دائیں طرف ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام پڑھے۔ پھر ان دونوں حضرات [illegible] دونوں پر سلام پڑھے [illegible] ان دونوں مقدس حضرات سے بھی عرض کرے کہ آپ حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سفارش کریں۔

(۷) حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] پر سلام عرض کرے پھر حضور سید عالم ﷺ کے چہرہ انور کے سامنے [illegible] آپ پر کثرت سے درود و سلام بھیجے۔

(۸) [illegible] قبلہ [illegible] خوب [illegible]

[illegible]

(۹) [illegible] ہاتھ [illegible] کی [illegible] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما منبر پر حضور ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ پر ہاتھ پھیر کر اپنے منہ پر پھیرتے تھے۔ (شفا شریف)

(۱۰) اس کے علاوہ [illegible] کے پاس [illegible] ﷺ کے ساتھ [illegible] درود شریف کی کثرت اور دعا کا [illegible]

۲۱ [illegible] مشہور ستونوں کے پاس [illegible] درود شریف [illegible] نوافل [illegible] دعا کی کثرت رکھے۔

۲۲ [illegible] روضہ انور کی طرف ہرگز پشت نہ کرے۔ خصوصاً مسجد شریف کے ادب کا بہت ہی زیادہ دھیان رکھے۔

۲۳ مدینہ منورہ کے قیام میں روضہ انور ﷺ پر حاضری درود شریف تلاوت قرآن شریف نوافل اور ذکر و فکر کی کثرت کا اہتمام رکھے [illegible] زیادہ سے زیادہ [illegible] باتوں میں یہ قیمتی اوقات [illegible] وقت ضائع نہ کرے [illegible]

دیکھی ہیں جب سے گنبد خضرا کی جھلکیاں
[illegible] کی ضرورت نہیں رہی

(بہزاد)

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible] (پ [illegible] ۲۲)

ترجمہ: [illegible] نبی (ﷺ) [illegible] جیسے آپس میں [illegible] ایسا نہ ہو کہ تمہارے عمل [illegible] اور تمہیں خبر [illegible] بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں رسول اللہ (ﷺ) کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

حضرت [illegible] فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں [illegible] تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک کنکری مجھے [illegible] اپنی طرف بلایا [illegible] کی جو اونچی آواز سے [illegible] میں لے آیا۔ فرمایا!

[illegible]

[illegible] ﷺ

(بخاری شریف [illegible])

ترجمہ: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ [illegible] اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو تمہیں بہت تکلیف پہنچاتا تم رسول ﷺ کی مسجد میں آوازیں بلند کرتے ہو۔

گویا [illegible] ناواقف ہونے کی وجہ سے معذور قرار دیئے گئے ورنہ سزا کے مستحق تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب قریب [illegible] تو کیل [illegible] کی آواز سنتیں۔

[illegible] ﷺ

تو کسی کو بھیج کر [illegible] کہ رسول اللہ کو [illegible] پہنچاؤ۔

[illegible] ۲۰۲

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے مکان کے [illegible] کی ضرورت [illegible] تو بنانے والوں کو ہدایت فرمائی کہ شہر کے باہر بقیع کے علاقے میں [illegible] تاکہ لکڑی کے کاٹنے بنانے کی [illegible] حضور ﷺ کی اذیت کا باعث [illegible]

([illegible] علی المواہب ص ۳۰۲)

[illegible]

(لا ينبغي لأحد أن يجهر في المسجد [illegible])

الأذى [illegible] (شفاء شریف [illegible])

[illegible] شریف میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible] (شفاء شریف [illegible] ص ۱۲۰)

مقدس [illegible] کہ آپ [illegible] نبی ﷺ [illegible] بعد [illegible] ﷺ اپنی [illegible] زندگی کی طرح [illegible] میں [illegible] سنتے تھے۔

[illegible] فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible] (۲ [illegible])

حضور ﷺ [illegible] کا [illegible] ہو تو آپ [illegible] قبر [illegible] میں [illegible] اقامت کے ساتھ نماز بھی پڑھتے ہیں۔

[illegible] رسول کا

[illegible]

([illegible])

[illegible] مکہ شریف [illegible] مسجد شریف میں جوتیاں [illegible] میں [illegible] بلکہ [illegible]

[illegible] جوتے [illegible] کا یہ [illegible] مقدس [illegible]

[illegible] رسول ﷺ [illegible] مقدس [illegible] جوتے [illegible] ﷺ مقدس [illegible] اللہ تعالیٰ نے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] جوتے [illegible] آپ کی مسجد پاک میں جوتیاں [illegible] جگہ [illegible] کے [illegible] جوتی کا [illegible] مقرر ہیں [illegible] وقت [illegible] توفیق [illegible] خدمت کروں

وہ طیبہ جو ہے قبلہ دو جہاں

وہ طیبہ جو ہے [illegible] عاشقاں

وہ طیبہ جہاں [illegible] ہیں

۲۶ مسجد شریف میں [illegible]
لوگ اس کا بالکل خیال نہیں کرتے اور اوپر سے گزرتے [illegible]

[illegible]

۲۷ [illegible]

۲۸ [illegible]
چپ چاپ بیٹھے [illegible]

یہ کہہ کر دل بیدم [illegible]
دوری سے ہم کسی کا آستاں دیکھا کیے
[illegible]
[illegible]

۲۹ [illegible]

۳۰ [illegible]

[illegible]

۳۱ [illegible]

۳۲ [illegible]
کی زیارت کیلئے حاضر ہو۔ اور وہاں حاضر ہو کر سب سے پہلے نہایت ادب و احترام کے ساتھ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر انوار پر [illegible]
[illegible] دیکھو کیونکہ یہ پہاڑ حضور ﷺ کا محب و محبوب ہے اور بڑی [illegible]

۳۳ [illegible]
[illegible] تو اس مقام پر ایک چھوٹی سی مسجد جس پر قبہ تھا تعمیر تھی اور مسجد قبۃ الثنایا [illegible]
[illegible] دعا مانگو۔

۳۴ [illegible]

۳۵ [illegible]

[illegible] گر زم ہو گیا۔ اور اس میں آپ کے سرِ مبارک کے دھونے سے [illegible] ۱۹۳۰ [illegible]

۳۶ مسجد قبا شریف اور اس میں نماز پڑھنا [illegible] مبارک ہے صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ مسجد قبا شریف میں [illegible] کرنے کے برابر ہے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے لہٰذا ہو سکے تو روزانہ ورنہ ہر ہفتہ [illegible] جو قریب ہی ہے

۳۷۔۔۔ اہل محبت کے طریق پر رہتے ہوئے اہل مدینہ منورہ کے ساتھ ہر [illegible] کیونکہ وہ حضور اکرم ﷺ کے پڑوسی ہیں۔ اور حضور ﷺ [illegible] جبرئیل امین نے مجھے پڑوسی کے بارہ میں بار بار وصیت کی ہے۔ اور اس میں [illegible]

۳۸ [illegible] یہاں کے تاجر کچھ زیادہ بھی وصول کرلیں تو وہ میری طرف سے [illegible] ہے۔ لہٰذا جو وہ مانگیں بغیر کسی خیال کے ادب سے پیش کردے اس طرح وہ لوگ زیادہ دیر تک اطمینان وسکون سے بسر اوقات کرسکیں گے اور اس بات میں [illegible]

۳۹ [illegible] زیادہ خدمت کرے اور وہاں کے باشندوں سے معلوم کرے کیونکہ بعض [illegible]

۴۰ [illegible] طرح اہلسنت و جماعت کے عقائد کے خلاف [illegible] کی مجلس میں [illegible] جلوہ گر ہو کر [illegible] ﷺ کے [illegible] پیش کرو [illegible] مجلس میں بیٹھنے کا موقع [illegible]

[illegible] قدس [illegible] مدینہ شریف [illegible] نصیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"فرمی نہ ہو بلکہ پھر بھی اس دربار اقدس کی حاضری نصیب ہو،

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں

[illegible]

[illegible]

اس دربار اقدس اور دیار پاک کی جدائی کے تصور میں کوشش کرے [illegible] اور اہل محبت کی تو [illegible] عجیب ہو جاتی ہے۔ اور اگر اتفاق سے رونا نہ آئے تو بھی رونے [illegible] کی سی شکل بنالے اور حج و زیارت کی قبولیت کی اور خیر و عافیت کے ساتھ وطن پہنچنے کی دعائیں کرے۔ اور دیگر عزیزوں اور دوستوں اور سب مسلمانوں کیلئے دعائیں کرے اور بڑے رنج و غم اور حسرت کے ساتھ روتا ہوا [illegible]

پہنچتے جو زائر اس سے کہتا ہے نصیب اس کا
ارے غافل فقط پتھر ہے یاں سے پھر کے جانے سے

[illegible]

حقیقت یہ ہے [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

٭٭٭٭٭

حج و زیارت

([illegible])

س۔ حج کے کیا معنی ہیں اور حج کو حج کیوں کہتے ہیں؟

ج۔ حج کے لغوی معنی ہیں ارادہ اور قصد چونکہ اس میں بھی [illegible] بیت اللہ [illegible] اور دوست کے گھر سے سفر کرتا ہے۔ لہذا اس کا نام حج ہے۔

س۔ اسلام میں حج کیوں فرض ہے۔ بلا وجہ مسلمانوں کو سفر کی مشقت اور روپیہ کے خرچ میں کیوں ڈالا گیا۔

ج۔ حج میں دینی اور دنیاوی بہت سی مصلحتیں ہیں [illegible] بنیادی مصلحتیں حسب ذیل ہیں۔

۱)۔ [illegible]

۲)۔ حج میں جنگلی [illegible] کا سفر کرنا پڑتا ہے جس سے [illegible] بڑھتی ہے۔

۳)۔ حج میں ہر ملک کے مسلمانوں سے ملاقات ہوتی ہے۔ جس سے [illegible] مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق رہتا ہے۔

۴)۔ حج مسلمانوں [illegible] جس میں بے تکلف مسلمان [illegible] ہو جاتے ہیں۔

۵)۔ حج میں سفر کی قدر اور مسافروں [illegible] تکلیف کا احساس ہوتا ہے جس سے انسان میں مسافروں کی خدمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۶)۔ حج سے [illegible] میں مشقت برداشت کرنے کی عادت پڑتی ہے کیونکہ حرمین شریفین میں تکلیف ضرور برداشت کرنی پڑتی ہے۔

س۔ حج میں دینی مصلحتیں کیا کیا ہیں؟

ج۔ چند مصلحتیں یہ ہیں۔

۱ حج میں مسلمان اللہ کیلئے اپنا وطن چھوڑتا ہے جس میں ہجرت کا ثواب پاتا ہے۔

۲ حج سے پچھلے پیغمبروں کی یادتازہ ہوتی ہے۔ جس سے ان کی محبت بڑھتی ہے اور پیغمبروں کی محبت ہی اصل ایمان ہے۔

۳ حج میں حضرت ہاجرہ اور حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہم السلام کی نقل ہے اور پیاروں کی نقل بھی اچھی ہے۔

۴ حج میں حضرت ہاجرہ علیہم السلام کی [illegible] رب کی قدرت یاد آتی ہے۔ جس سے انسان میں صبر اور حلم پیدا ہوتا ہے۔ حج سے صبر و تحمل کا سبق ملتا ہے۔ [illegible] حضرت [illegible] قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ [illegible] حضرت خلیل [illegible] کی قربانی دی تھی۔ [illegible] قربانیاں دیتے ہیں۔

[illegible] حج میں [illegible]

[illegible] حج میں عشق کا [illegible] عاشق [illegible] دکھاتا ہے [illegible] رب کا [illegible] گھر [illegible] طرح [illegible] گھومے۔

س۔ حج میں احرام کیوں باندھا جاتا ہے؟

ج۔ جیسے [illegible] حج میں [illegible] احرام میں [illegible] احرام میں عاشق کی شان [illegible] کلمے میں [illegible] عشاق حاضری کا شور مچاتے ہیں۔

س۔ [illegible] تھا [illegible] چاہیے تھا۔

ج۔ [illegible] حج [illegible] اسی جگہ [illegible] حج [illegible] یادگار ہے۔

س۔ [illegible] جانا چاہیے تھا [illegible] ریگستان کیوں رکھا؟

ج   تاریخ میں ملتا ہے کہ جب مدینے میں ... [illegible] ... پانی ہوا کرتی

تھی ... خراب ہو ... [illegible] ... ہوائیں ... بیماریوں کا سبب ہوتی تھیں

اس خطہ میں ... [illegible] ... کبھی ... مدینہ نہیں ہوتی۔ آپ کے ہونے سے

پہلے ... [illegible] ... یہی ہوتا تھا ... لیکن آپ کے تشریف لانے کے بعد

... [illegible] ... ہوا ... آپ کے تشریف لانے کے بعد مدینہ

س   حضور علیہ السلام قباء ... [illegible] ... مدینہ پاک

میں ہو ...

ج   ... [illegible] ... روایات سے ... مستقل ہو ...

... [illegible] ... دیا ... ہوا ... حضور علیہ السلام

... کی مشہور ... وغیرہ ... مشہور ... مدینہ ... ہوئی۔

کیونکہ حضور ﷺ سے ... حضور ﷺ کی ذات ...

... کسی اور ... سے نہیں۔

س   عرفات ... میں قیام کیوں ضروری ہے؟

ج   جہاں اللہ والوں کا گزر ہو جائے یا جس جگہ کی پیارے پیارے کا

وصل ہو جائے وہ جگہ تاقیامت رب رحمت کی جگہ ہو جاتی ہے یہی حال

تاریخ ... کا ہے ... علیہ السلام ... تو ... عرفات میں

حضرت آدم ... ملاقات ہوئی۔ مزدلفہ میں حضرت آدم علیہ السلام ... بعد

قبولیت ... قیام ... رحمت ... منیٰ میں حضرت خلیل اللہ ... قربانی

قربانی کی۔ ... یہ تاریخی ... بھی وہیں مقرر ہوئیں۔

س   مدینہ پاک کی حاضری ... کیوں ضروری ہے؟

ج   ... رحمت تو ہر جگہ ہے مگر ہر جگہ نہیں ملتی۔ مدینہ پاک

اور ... رحمت اسی کے ملنے کے مقامات ہیں ... کا ذکر

... مگر ... بخشش ... ہو جاتا ہے ... کی

... ہوتی ہے ... مگر روشنی وہاں ہی ہوئی ... جہاں ...

مقامات رحمت ... بخشش ... ہیں اور ہر جگہ ... ہے۔ ہر

جگہ ... مراحل ... مگر ... تلاش ... درود ... پر ... اور شفا

کے لیے ... ہیں۔ ... مدینہ پاک ... اور

شفا ... کی جگہ ہے

س   روضہ پاک مصطفیٰ ﷺ ... کے ... پر سلام کیوں

پڑھا جاتا ہے۔

ج   بھیک مانگنے ... درود ... پر ... اور ...

... میں ... یہی ... بھیک مانگنے کا طریقہ ہے۔ حضور سخی ...

ہیں۔ ہم بھکاری ... درود ... پڑھ ... دینے کے لیے صلوٰۃ والسلام

عرض کرتے ہیں تاکہ بھیک ملے ... رب فرماتا ہے ... حییتم بتحیۃ

فحیوا باحسن منھا او ردوھا (آیت نمبر ۸۶۔ سورۃ النساء)

جب تمہیں کوئی سلام کرے تو اس سے بہتر جواب دو یا ... لوٹا دو

جیسی ... ہم ... کو توقع ... کہ حضور ﷺ ہمارے ... سلام

... [illegible] ... گی ... نہیں ... تمام

... [illegible] ... ہے۔ ... [illegible] ...

... ہے

س   ... [illegible] ... شفا ... کہتے ہیں ... [illegible]

... رحمت ... کیوں ... ہیں؟

ج   ... [illegible] ... کی ... شریف سے

پیدا ہو۔ ... آپ کے ... کا ... ہے اور ... پاک کے ... قدم

پاک مصطفیٰ ﷺ سے ... ہوئے ... شفا پیدا ہوئی

... [illegible] ... شفا ...

... پتھروں سے ... چومے ... ہوئے

شہد کی مکھی ... پھولوں کا ... میٹھا اور شفا بخش شہد بن

جاتا ہے ... پتے ... شہتوت کے پتے ریشم بن جاتے ہیں

حضرت جبرئیل کی گھوڑی کی ٹاپ سے مس ہو کر خاک میں ... کی تاثیر

پیدا ہوئی ... سامری کا بچھڑا ... ہو گیا ... پیارے مصطفیٰ

ﷺ کے قدم پاک سے مس ہو کر خاک مدینہ شفا ہوئی جو حضور ﷺ سے

مدینہ پاک ... شفا ... [illegible] ...

... مدینہ شفا تاقیامت رہی ہے۔

س   ... زمزم کو ... زمزم کیوں کہتے ہیں

ج   زمزم ... ہے جس کے معنی ہیں ٹھہر جا ٹھہر جا چونکہ

حضرت ہاجرہ ... چونکہ ... ٹھہرا ... اس کا نام زمزم

رکھا گیا ... زمزم ... جس کے معنی ٹھہر ٹھہر کر حضرت ہاجرہ نے اس پانی کو

... [illegible] ... پانی

... اس کا نام زمزم ہوا ... حدیث شریف میں ہے ... پانی

... [illegible] ... مشرق و مغرب ... شکل میں ہوتا

س   قربانی ... کے بعد ... کی ... ہے۔

ج   ... قربانی ... قربان ہونا سکھاتا ہے

کیونکہ ہر ادنیٰ اعلیٰ پر قربان ہوتا ہے ... قربانی ... کی ... موت

... قربان ہو ... جانور ... جانور انسان پر

قربان ہو گیا ... اسی قاعدے سے ... انسان رب پر

قربان ہو ... جب ... ضرورت ہو پیش کر دے ... جیسے خلیل اللہ

نے بیٹے ... قربانی ... پر پیش کر دی ... کرنے سے جہاد اور

شہادت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جس قوم ... خوب ... کبھی ... نہیں کر

سکی ... مرنا ... جینا آتا ہے جس قوم میں مرنے کا جذبہ ہو

... دنیا میں ... کا بھی حق نہیں ... قربانی کرنے والے ... کر

خود مرنا سیکھنا ہے۔

☆☆☆

احکام ومسائل قربانی

شیخ الحدیث مولانا عبدالکریم ...

[illegible]

ہر امت میں قربانی کسی نہ کسی شکل میں جاری رہی ہے۔

[illegible]

سنت ابراہیم [illegible]

[illegible] ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ان میں ہمارے لیے کیا منفعت (اجر) ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے ان قربانیوں [illegible]

ہر سال قربانی:۔ اس کو احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ ترمذی میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ [illegible] (مشکوۃ ... ص ۱۲۹)

ذبح سے پہلے [illegible]

[illegible] آپ قربانی [illegible]

[illegible]

[illegible] تیری رضا کے لیے محمد ﷺ اور امت محمد ﷺ [illegible]

قربانی کا اجر و [illegible] فضیلت

[illegible] علیہ السلام نے فرمایا کہ قربانی کے دن قربانی ذبح کرنے سے بہتر کسی [illegible] نے کوئی عمل نہیں کیا۔ سب اعمال سے اس روز اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب [قربا]نی ذبح کرنا ہے اور قربانی کرنے والا قیامت کے روز قربانی کے جانور کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

قربانی کرنے کا وقت [illegible]

[illegible]

تکبیراتِ تشریق [illegible]

[illegible]

قربانی کے جانور [illegible]

[illegible]

قربانی کے جانوروں کی عمر [illegible]

[illegible]

ہوں یا جس کے دونوں کان یا ایک کان [illegible]

ہو یا جس گائے کے دو تھن خشک ہوں تو [illegible]

[illegible]

کی دوسرے کی طرف سے قربانی۔ [illegible] اپنی قربانی کی [illegible] اور جس کی طرف سے [illegible] کی طرف سے علیحدہ کرے، کیونکہ ایک [illegible]

[illegible]

مستحبات۔ [illegible] فاسق معلن ہو تو دوسری جگہ [illegible] کے لیے پیدل جانا اور بلند آواز سے [illegible] راستے سے واپس آنا، خوشی ظاہر کرنا اور آپس میں [illegible] ذوالحجہ کے چاند کی [illegible] بھی مستحب ہے۔ [illegible] ذوالحجہ کی آٹھویں رات کو ۱۲ رکعت نفل پڑھے، [illegible] فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک بار، سورہ اخلاص ۱۵ بار [illegible] ذوالحجہ کی نویں [illegible] رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیت [illegible] ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ [illegible] بعد گھر میں دو رکعت نفل [illegible] رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر ۳ بار پڑھے۔ اس کے علاوہ [illegible] کے روزہ کا ثواب بھی احادیث میں بہت [illegible] ہے۔



حضورؐ نقش لاثانی (نقوش سیرہ) اور اسلام

محمد یسین

موجودہ دور میں ملت مسلمہ دین کے بارے میں جس حد تک بے حس نظر آتی ہے شاید اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ کسی طبقے کو لے لیجئے بحیثیت ملت کا شکار ہے۔ پہلے زمانے کے دولتمند لوگ حسن کی دولت سے بھی مالا مال ہوتے تھے اور اشاعت دین اور مذہب میں خوب سرگرمی دکھاتے تھے۔ اساتذہ کرام جو پیشے کے اعتبار سے معمار قوم کہلاتے تھے۔ [illegible] علماء کے علاوہ سیرت کی تعلیم بھی معمول بنا ہوا تھا [illegible] علماء بھی صحیح معنوں میں اسلام [illegible] تھے [illegible] میں مجھے صحت انسانی کی [illegible] بھی قربانی دینے سے [illegible] کام [illegible] میں [illegible] بھی خدمت دین نے جیسے چند ٹکے کا نا تا جوڑ محسوس کرتا ہے۔ اساتذہ تعمیر ملت سے بے پروا ہو کر تعمیر شکم میں مصروف ہیں۔ [illegible] حرص و ہوس سے مریض ہیں۔ (ماشاء اللہ مگر سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ علماء و مشائخ جن کی ذمہ داری تبلیغ و تذکیر ہے، وہ فرض سے بری الذمہ اور بڑی حد تک غافل ہیں بلکہ اکثر حضرات نے دین سے نام پر کچھ ہونے کو اپنا مقصد حیات ٹھہرا لیا ہے۔ گویا وہ لوگ جو اصل میں اپنی اصلاح کے حامل ہونے چاہئیں، خود اصلاحیت کا شکار ہو چکے ہیں اور عام لوگوں سے زیادہ اصلاح طلب ہی نہیں بلکہ قابل اصلاح ہو چکے ہیں۔

دنیا آج [illegible] کا شکار ہے نفسی نفسی کی صدائیں ہر طرف گونج رہی ہیں۔ حرص و ہوس نے فرش زمین کو جہنم زار بنا رکھا ہے۔ بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے اور دولت دولت کی جان کا دشمن ہے۔ تہذیب حاضر نے سامیت کو ور کنارے پہنچا دیا ہے اور ماں باپ کا اولاد سے جو مقدس فطری رشتہ ہے وہ بھی مجروح ہو چکا ہے۔ ایسی اخلاقی تباہی کا علاج صرف اور صرف اس [illegible] اسلام میں ہے اور مشرق و مغرب کی تاریکیاں اس کے بغیر ممکن نہیں۔ چنانچہ جہاں کہیں [illegible] کی کرن چمکتی ہے ظلمتوں کے مارے ہوئے لوگ اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور اسے قلب و نظر میں بٹھا لیتے ہیں۔ یورپ میں اسلام پر کئی پابندیاں لگائی گئیں اور اس کے خلاف [illegible] تعصب پھیلا دیا گیا۔ مگر پھر بھی آہستہ آہستہ اسلام نے اپنی راہیں نکال لیں۔ [illegible] الحمد للہ [illegible] اس [illegible] بھی [illegible] [illegible] اسلامی ثقافت کی [illegible] منظر [illegible] سب سے [illegible] دہشت گردی کا حربہ [illegible] اسلام دشمنوں کا سب سے بڑا [illegible] [illegible] کے تاریک سائے [illegible] کی [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اسلام [illegible] کاموں [illegible] قرآن پاک [illegible] بے حرمتی [illegible] میں [illegible] قرآن پاک کا متن بغیر ترجمہ [illegible] بھی شاید کسی مسلمان کا نہیں [illegible] بھی سارا [illegible] اسلام نے ان کے دروازے پر دستک دی اور [illegible] تعمیر کا سارا مسلمانوں سے انتقام لینے کے لئے یہ [illegible] کی [illegible] کے نتیجے میں قرآن پاک بلکہ دوسرے اسلامی لٹریچر کی مانگ بڑھی کہ چند دنوں میں بازار میں قرآن پاک دستیاب تھا نہ کوئی دوسری اسلامی کتاب [illegible] کے مطابق جیسے نہ صرف [illegible] میں چھپیں

[illegible] قرار [illegible] اسلام [illegible] ہے کہ

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے

[illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible] چنانچہ [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمانوں کے ساتھ [illegible]

دیدہ ور لیڈر امت میں پیدا ہو رہے ہیں جو انشاء اللہ ان کے روشن مستقبل کی علامت ہیں۔

[illegible] حالات [illegible]

[illegible] مشرق و مغرب [illegible]

[illegible] عشق [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمانوں کی [illegible]

[illegible]

[illegible] اسلام [illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

چنانچہ اسلام دشمن طاقتیں مسلمان ملکوں کے حاکموں کو خریدتی ہیں [illegible] اپنے دین و مذہب اور اپنی قوم سے بے وفائی کرکے [illegible]

[illegible] اسلام میں [illegible] داخل ہونے [illegible] کے مطابق [illegible] کرتی ہے اور [illegible] کے برعکس [illegible] تعلیم پا کر [illegible] جب تک اسلام [illegible] پہنچانے کی ضرورت ہے (اور اصل میں یہی سچی تبلیغ ہے) اور اب [illegible] حقیقت، عظمت، اہمیت اور ضرورت [illegible] سے روشناس کرایا [illegible] شاید پہلے [illegible] ضروری ہے [illegible] ضرورت ہے۔ سب سے پہلے [illegible] ﷺ [illegible] محبت [illegible] اصل میں یہی [illegible] اللہ کا خوف اور پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ [illegible] حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم [illegible] اصلاح [illegible] پیدا ہوتا ہے [illegible] ﷺ [illegible] پہلے اپنی اصلاح کی [illegible] اسلام پر عمل [illegible] قرآن پاک [illegible] الفاظ میں فرمایا۔

یایها الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون ۝
کبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون ۝ (الصف ۲،۳)

ترجمہ: [illegible] کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔ کیسی سخت ناپسند ہے [illegible] (کنز الایمان)

حدیث پاک میں حضور [illegible] ﷺ نے شب معراج کا ایک منظر یوں بیان فرمایا۔۔۔

[illegible]

...ان کا خود عمل نہیں"۔ (کتاب ... آداب)

[illegible]

ترجمہ: اور ان سے کہا کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

[illegible]

مومن ہوتے ہیں تو حدیث پاک میں ارشاد ہے۔ (حضرت ابو سعید خدری

[illegible]

ترجمہ میں بچوں کے مصائب [illegible] بچپن ہی میں باپ کے سائے سے محروم ہو گئے تھے
دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ چونکہ قدرت آپ [illegible] سے جو کام
سید الاولیاء سند الاصفیاء حضور شہنشاہ [illegible] قدس سرہ [illegible] لینا چاہتی تھی اس لیے آپ کے سر سے والدین کا سایہ اٹھا لیا گیا۔ حق [illegible]
انہوں نے والد ماجد کی جگہ لے لی اور [illegible] (جس کا
تعلق [illegible] سے تھا) کے علاوہ [illegible] ثانی تھے تو جد امجد [illegible]
ملات اور قربات میں [illegible] ایسی شخصیتوں نے اپنے [illegible] کی تربیت
[illegible] ثانی [illegible] بچپن میں یتیم ہونے والے [illegible]
چچا اور [illegible] سے [illegible] ثانی تسبیح [illegible] تربیت [illegible]
ہوئی تھی تو گویا تربیت [illegible] نقش ثانی [illegible] میں [illegible]
میں ذوق و شوق میں [illegible] میں [illegible] میں [illegible]
[illegible] میں [illegible] بلکہ [illegible] میں
[illegible] میں [illegible] ثانی [illegible] پر [illegible]
اس کے [illegible] میں [illegible] تھی تو [illegible] میں [illegible] سے [illegible]
[illegible] تھے تو [illegible] کا [illegible] ہوتا تھا

حضور نقش ثانی قدس سرہ نے تقریباً [illegible] سال کی عمر [illegible] تک
اپنے پیر و مرشد [illegible] مربی اپنے جد امجد حضور شہنشاہ [illegible] قدس سرہ
[illegible] کی خدمت کی۔ [illegible] اس محنت شاقہ نے
جد امجد قدس سرہ [illegible] اور انہوں نے بھی [illegible] میں
[illegible] بنا کر [illegible] اپنی مسند پر بٹھا دیا۔ [illegible]
حضور شہنشاہ [illegible] قدس سرہ کے ظاہری [illegible] مسلمانوں [illegible]
عیسائی وغیرہ غیر مسلم بھی دربار شریف [illegible] اور [illegible] سے
[illegible] تھے [illegible] حضور نقش ثانی قدس سرہ نے
[illegible] مسلمانوں میں [illegible] تھے جو [illegible] سے متاثر ہو کر
[illegible] پر قربان کر دیتے تھے [illegible] سے [illegible] کرتے تھے یہ
بھی تھے جو بظاہر مسلمان نہیں ہوتے تھے [illegible] آپ کو مسلمان نہیں کہتے
تھے مگر پھر بھی نماز روزہ کی پابندی کرتے تھے۔ یہ بھی تھے جو اپنے
علاقوں میں غریب مسلمانوں کے لیے کوئی مسجد تعمیر کروا دیتے تھے۔ مثلاً
[illegible] میں ایک گاؤں [illegible] ایک [illegible]

[illegible] حضور شہنشاہ [illegible] قدس سرہ [illegible]
[illegible] تھی [illegible] کی طرف سے
[illegible] اور [illegible] مسلمانوں کے [illegible]
گیا تھا۔ [illegible] حضور شہنشاہ [illegible] اور پھر حضور نقش [illegible]
قدس سرہ [illegible] تھے اور [illegible] کئی [illegible]
[illegible] تھے چنانچہ [illegible] نے [illegible] مزار [illegible]
[illegible] دربار شریف میں [illegible]
شامل ہوتا تھا۔ حضور دربار شریف میں جلوہ فرما ہوتے [illegible] اور [illegible]
گئے ہوئے مسلمانوں نے [illegible] بھی [illegible] اور [illegible]
[illegible] اپنی اپنی اصطلاح میں خراج عقیدت پیش کیا کرتے۔ اس
قسم کے لوگ اپنے [illegible] میں ظاہر ہے تو حید [illegible]
[illegible] کا [illegible] تھے اگرچہ [illegible]
[illegible] میں مسلمان بھی [illegible] جاتے

[illegible] کی [illegible] مصلحت کی بنا پر [illegible] مسلمان
[illegible] کا [illegible] سے [illegible] کا [illegible]
مسلمان [illegible]۔ [illegible] جو [illegible]
[illegible] سے مسلمان [illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]۔ جس طرح قرآن [illegible]
دور کے ایک ساز [illegible] کا ذکر [illegible] ہے بلکہ اسی کی بنا پر سورۃ کا نام بھی المومن رکھا
گیا ہے۔

دور حاضر میں بھی ایسے [illegible] کی مثالیں مل جاتی ہیں چنانچہ علامہ
[illegible] کے [illegible] جناب میر [illegible] جو [illegible] پڑھایا
کرتے تھے (جس [illegible]) ایک [illegible] متاثر ہو گیا تھا [illegible]
سے حضرت میر [illegible] دنیا میں مسلمان [illegible] قسم کے
لوگ جو اپنے [illegible] چھپا کر اسلام کی خدمت کرتے ہیں ابھی کی [illegible]
[illegible] ہیں۔ [illegible] کا مشہور [illegible] ذاکر [illegible] بھی شاید
ایسے لوگوں میں سے ہے۔ [illegible] نے ایک [illegible] مسلمان کو بتایا میری سائنسی
تحقیق حرف بحرف قرآن پاک کے مطابق ہے۔ مسلمان [illegible] آپ مسلمان
کیوں نہیں ہو جاتے تو کہنے لگا اس [illegible] میں اسلام کی خدمت زیادہ کر
سکتا ہوں کیونکہ [illegible] میں [illegible] اسلام کا کلمہ [illegible] تو [illegible]

[illegible]

[illegible] MURICE BUCALLE [illegible]

[illegible]

فراموش کر دیا گیا ہے

[illegible] پرنسپل [illegible]

اس دور میں ان کے نور نظر قدس سرہ [illegible] اسلام کی تقویت کا باعث بنیں گے [illegible] حق [illegible] گئے حق یہ ہے [illegible] طریقت [illegible] کی تبلیغ کی اور تبلیغی دورے کر کے بھی [illegible] سرہند شریف، اجمیر شریف، کلیر شریف جیسے مقدس مقامات میں جاتے [illegible] کو چھپانے کی کوشش کے باوجود منتقل ہوئے۔

اس کے علاوہ اسلام کی حقانیت [illegible] کرنے کے لیے بڑے بڑے علماء ساتھ ہوتے تھے۔ حضرت مولانا محمد مسعود [illegible] حضرت مولانا عبدالحی [illegible] حضرت مولانا محمد یوسف سیالکوٹی جیسے جید علماء [illegible] عیسائی [illegible] مقابلے کی [illegible] کوئی غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام [illegible] ہو جاتا اور ایک گونہ اطمینان میسر آ جاتا۔

کالجوں، سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے نوجوان بھی

تعلیم و تہذیب کے نتیجے میں شکوک و شبہات کا شکار ہو رہے تھے۔ [illegible] پاکستان کے بعد غیر مسلموں کے [illegible] اہل بیت [illegible] سب سے زیادہ دکھ کی بات یہ ہے کہ اللہ تو اور محسن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر پڑھتے ہیں۔ [illegible] اب بھی موجود ہیں ظاہر ہے یہ بھی اسلام کے خلاف ایک قسم کی [illegible] سازش ہے۔ نیز کالجوں، سکولوں کے نظام تعلیم میں بھی کوئی [illegible] تبدیلی نہیں ہوئی تو اب بھی سائنس اور فلسفہ جیسے مضامین پڑھنے والے [illegible] شکوک

[illegible] ان سب کا علاوہ حضور قبلہ عالم سرکار نقش [illegible] چنانچہ [illegible] بیعت میں شریف لے جاتے رہے ان میں آج بھی اثرات پائے جاتے ہیں۔

کچھ تو ہے شوقِ نقش پاک

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے

میری طرف [illegible] سکولوں اور کالجوں میں [illegible] میٹرک تک، میٹرک سے ایف اے تک اور ایف اے سے بی اے تک وظیفہ [illegible] 1959ء [illegible]

سوچئے حضور نقش لاثانی قدس سرہ کے غلاموں میں سب سے ادنیٰ

کا یہ حال ہے تو [illegible]

سے سرشار تھے۔ انہیں جناح اسلامیہ کالج میں پھر انجینئرنگ یونیورسٹی [illegible]
[illegible] تعلیم [illegible] پڑھتے [illegible]
مسلسل پھیلتا گیا۔ پھر انہیں اسی یونیورسٹی میں معلم کے فرائض سر انجام دینے
[illegible]
کے جام پلاتے رہے۔ واپس آئے تو کچھ عرصہ بعد [illegible] پہنچ گئے [illegible]
[illegible]
پہلے پاکستان آئے اور پھر واپس جاتے ہوئے جہاز ڈوب گیا اور وہ شہید ہو گئے۔

حضور تقش لاثانی قدس سرہ کے ایک غلام ہیں جناب قاری فیاض

[illegible] لاہور میں مقیم ہیں [illegible] بے حد [illegible]
[illegible] رضوان کی برکت سے [illegible] جیسا اشاعتی [illegible]
سے خوب [illegible] کتابیں [illegible] ملک [illegible] میں مفت تقسیم
کر چکا ہے۔ [illegible] چند مقدس نقشے ترتیب [illegible]
[illegible] مرشد قدس سرہ کی خدمت میں [illegible] ہیں۔ خوش ہو گئے تو مرید صادق
[illegible] کا۔

اسی طرح [illegible] شجاعت علی [illegible]
کے [illegible] میں [illegible] شفقت سے [illegible]
میں [illegible] نکھار [illegible]
وشمال [illegible] انہیں حضرت تقش لاثانی قدس سرہ کی [illegible] پہنچا
اور پھر [illegible] شروع کر [illegible]
[illegible] چشمہ [illegible]
تک پہنچ چکے ہیں [illegible] عیسائی [illegible]
[illegible] کی بہت سے [illegible]
[illegible] عقیدت [illegible]
ہو کر حقیقی [illegible] سے مشرف ہو چکے ہیں۔

موجودہ [illegible] کی تیرہ و تار [illegible] جو اسلام کے [illegible] کی حامل
[illegible] نوجوان کی نظر [illegible] چنانچہ [illegible] کے خطاب سے بڑے
بڑے [illegible] ان کی معلومات پر رشک کرتے ہیں
[illegible] پوچھئے تو یہ سارا کمال ہے آستان شہنشاہ [illegible]
[illegible] حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل
[illegible] حضور تقش [illegible] قدس سرہ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] مقصود [illegible] مقدس [illegible]
[illegible] ہوتا تو [illegible]
[illegible]
[illegible] مقامات مقدسہ [illegible]
[illegible]

حضور تقش لاثانی قدس سرہ کی اشاعت [illegible]

[illegible] آپ مدارس دینیہ کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ آپ بہت خوش [illegible] کا
[illegible] چنانچہ [illegible]
شہروں، قصبات اور دیہات میں بیسیوں ایسے مدرسے جاری ہیں جو آپ کی
[illegible] قدس سرہ [illegible] آپ
[illegible] ثانی کے نام سے شروع کیا [illegible]
بیٹے تھے [illegible] مسائل کی طرف بڑی توجہ دیتے تھے۔ بعض [illegible]
[illegible] عادات [illegible]

حقیقت یہ ہے کہ آپ [illegible] جیسی مبارک [illegible]
[illegible] شاعت [illegible] آپ چاہتے
تھے کہ کم از کم برادران طریقت کو منظم کیا جائے اور یوں جماعتی طور پر بھی ان
[illegible] سب [illegible] شخصیت [illegible]
[illegible] ثانی [illegible]
[illegible] حضور تقش [illegible] قدس سرہ [illegible] کرتے تھے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] ثانی
[illegible] ثانی [illegible] حضور تقش [illegible] قدس سرہ
[illegible] غائب ہو گئے۔ [illegible]

[illegible] آخر شد

[illegible] آپ [illegible]
آپ کی تصنیف [illegible] آپ کی [illegible]
شاہ صاحب قدس سرہ [illegible] آپ [illegible] کا عجیب
مظہر تھے۔ [illegible] آپ [illegible] طریقت تھے جو آپ
کے والد گرامی حضور تقش لاثانی اور ان کے جد امجد حضور شہنشاہ لاثانی
[illegible] تھے [illegible] اشاعتی [illegible]
[illegible]

اسلام بمقابلہ عیسائیت

علامہ حمید محمد عامر [illegible]

عیسائیت: مدعیان مسیحیت کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اقوال و اعمال اور سیرت طیبہ کے مجموعے "عیسائیت" کی اساس ہیں۔ چنانچہ

The American peop e s Encyclopaed a (Chicago 1960 vol 5) میں درج ہے۔

Chr stianity The relig on founded by Jesus of Nazareth in the first century AD and centring in life mission and message

"عیسائیت وہ مذہب ہے جس کی بنیاد پہلی صدی عیسوی میں [illegible] نے رکھی اور جس کا محور ان کی زندگی، مشن اور پیغام ہے۔"

مگر مدعیان مسیحیت کے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی سیرت موجود نہیں جو عیسائیت کی بنیاد بن سکے۔ [illegible] انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں مقالہ "یسوع مسیح" (Jesus christ) میں لکھا ہے

Any attempt to wr te a "L fe of Jesus" should be frankly abandoned The material for it certainly does not exist It has been calcu ated that the tota number of days n h s l fe regard ng wh ch we have any record does not exceed 50

"درست بات یہ ہے کہ حیات مسیح پر لکھنے کی کوشش ترک کر دی جائے یقیناً اس کے لیے مواد موجود نہیں۔ [illegible] اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہمارے پاس ان کی حیات (مقدسہ) کے پچاس (۵۰) دن سے زیادہ کے متعلق ریکارڈ موجود نہیں"

اسی قسم کی مشہور [illegible] ڈین انج (Dean Inge) نے بھی لکھا ہے:

No real biography of Jesus can ever be written

"یسوع کی کوئی حقیقی سوانح عمری کبھی نہیں لکھی جا سکتی"

(Christian Ethics and Modern Problems London 1930)

[illegible]

اسلام [illegible] "کل مولود یولد علی الفطرۃ" [illegible]

[illegible] حضور ﷺ [illegible]

[illegible] سیرت
مصطفی علیہ التحیۃ والثناء [illegible]
عیسائیت کے [illegible]
سے اشتعال [illegible]
[illegible]

اس علم کی بدولت آج احادیث کا قابل قدر [illegible]
[illegible]

اسلام اور عیسائیت میں ایک بڑا فرق۔

[illegible]
شبے کے لئے بھی اس نے کوئی [illegible]
عیسائیت کا اصل بانی پولس ہے [illegible]
مسیحیت قائم ہے ان کا جناب عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات [illegible]
کے نظریات سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ [illegible]
مؤرخین فلائڈ راس (Floyd Ross) اور مسز ہلز (Mrs.Hills) [illegible]
لکھتے ہیں۔

of a the peop e associated w h the beg nn ngs of Chr stianity pau was **the most responsible for the turn its** beliefs took He added a new note that determined ts future cours

[illegible]

(Floyd.H.Ross and Tynette Hills,p.137)

[illegible] (Arnold Meyer) [illegible]

"As one asks:whence did St.pau derive h s teach ng?

The simplest answer would seem to be By tradit o from Jesus through the strumentality of the or ginal apost es But the answer given by St pau h msrlf **is quite different "I received my Gospel not from men ,but by a revelation of Jesus Christ "**

[illegible]

Arnold Meyer "Jesus or paul"

[illegible]

[illegible]

لیکن ہم اتنا ضرور کہیں گے کہ [illegible]

[illegible] تصدیق [illegible]

اس کے مقابلے میں [illegible] قرآن میں [illegible]

"نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون"

[illegible]

"and that this has remained the same without any change and alteration." (The construction of the Bible and Quran)

[illegible]

[illegible] Bible [illegible]

[illegible] (What is Christianity) [illegible] (presbytarian) [illegible]

[illegible]

عیسائیت کے بنیادی نظریات:۔

[illegible]

نظریہ تثلیث (Trinity) [illegible] (Atonement)

۱۔ نظریہ تثلیث (Trinity) [illegible] (Persons) [illegible] یہ تین اقانیم کون ہیں جن کا مجموعہ [illegible]

[illegible] (Trinity) [illegible]

لقد كفر الذين قالوا ان الله ثالث ثلاثة [illegible]

ترجمہ: بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین معبودوں میں کا تیسرا ہے

لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم

[illegible]

ترجمہ: بے شک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔ [illegible] عیسائیت میں خدا کا جو تصور [illegible] حقیقی [illegible] شان و عظمت [illegible]

انما الله اله واحد سبحنه ان يكون له ولد

(النساء ع ۲۳)

ترجمہ: اللہ تو ایک ہی معبود ہے، پاک ہے وہ اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو۔

قل هو الله احد ○ الله الصمد ○ لم يلد ولم يولد ○ ولم يكن له كفوا احد

ترجمہ: تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

یہ ہے خدا کا وہ حقیقی اور جامع تصور جو قرآن نے دیا ہے جبکہ پوری عیسائیت اور اس کی ذریت اس سے خالی ہے۔

۲۔ نظریہ کفارہ (Atonement) [illegible]

یہ نظریہ عیسائی [illegible] (vol 5) [illegible]

The doctrine of salvation has taken the most prominent place in the christian faith, so prominent, indeed, that to a large portion of believers it has been the supreme doctrine and the doctrine of the deity of Jesus has been valued only because of its necessity to the effort of atonement

"نجات کے نظریہ کو عیسائی عقیدہ میں نمایاں ترین جگہ حاصل ہے اتنی نمایاں کہ اکثر عیسائی ایمانداروں کے نزدیک یہ عیسائیت کا اعلیٰ ترین نظریہ ہے۔ [illegible]"

اس عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پھانسی کے ذریعے مرجانے اور پھر جی اٹھنے سے انسان کی نجات کی صورت پیدا ہوئی [illegible] Original Sin [illegible] جس کی پاداش میں ساری نسل انسانی مجرم بنی ہوئی تھی۔ اس کا مختصر [illegible] عیسائی جناب آدم و حوا علیہما السلام اور ان کی نسل کے ہر فرد کو گنہگار [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی ضرورت تھی جو خود بے گناہ [illegible] جناب عیسیٰ [illegible] [illegible] [illegible] گنہگاروں کے گناہوں کا کفارہ کر دے تاکہ بنی نوع انسان کی نجات ہو [illegible] آپ کو سب کے فدیہ میں [illegible]

[illegible] نظریہ [illegible] [illegible] [illegible] عیسائیت [illegible] سب کی نجات [illegible] عیسائیت قبول کرنے کی۔ کوئی عیسائی ہو یا یہودی، ہندو ہو یا مسلمان جب سب کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا تو عیسائیت کی بھی ضرورت نہ رہی۔ تو کیوں علمائے عیسائیت اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔ [illegible] سکولوں کالجوں اور رفاہ عامہ کے کاموں کی آڑ میں مسیحیت کا پرچار کرتے ہیں۔

[illegible] عیسائیت [illegible] نظریہ [illegible] تفصیلی مطالعہ کرتے [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (فاطر۔ آیت ۸) [illegible]

بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔

نیز فرمایا۔ "لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت۔

(بقرہ۔ ۲۸۶)

[illegible]

(ترجمہ [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(An) event which however no eye saw.

[illegible]

(Adolf Harnack History of Dogma London 1961)

[illegible]

[illegible] (Dr Hugh Schonfield)

"Christianity today is about as far from the teaching of Jesus as from those of Hinduism"

[illegible]

(The Daily Today" London March 28 1986)

[illegible]

☆☆☆☆

خواتین کی روحانی بیماریاں

حدیث نبوی ﷺ [illegible]

[illegible]

دوسری حدیث ﷺ [illegible] استغفار سے ہوتی ہے۔

تیسری حدیث نبوی ﷺ [illegible]

[illegible]

چوتھی حدیث نبوی ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] روز روشن کی طرح کھل کر عیاں [illegible] خاتون ایک مومنہ کی عزت و عظمت [illegible] کہ انسانیت کی منزل مطلب اور حاصل [illegible]

حدیث نبوی ﷺ [illegible]

[illegible] یوں روحانی صحت کو جسم اور دماغ کی صحت پر [illegible] آپ ﷺ [illegible] سے سوال کیا کہ عورتوں کے [illegible] حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا [illegible] " عورتیں مردوں کی نگاہوں سے محفوظ رہیں [illegible]

[illegible] مسلمان خواتین پر حملہ آور ہیں۔ [illegible]

[illegible] (منافق) نکالنا چاہتے ہیں۔ مسلمان معاشرے [illegible]

[illegible] سے اسلام سے بغاوت پر [illegible] ہو جاتا ہے۔ جیسے قیام پاکستان کے ساتھ ہی بیگم رعنا لیاقت علی خان کی تنظیم اپوا (APWA) [illegible] سے مسلمان خواتین [illegible] حجاب، برقعہ، نقاب [illegible] اتار پھینکنے پر [illegible] کامیاب بھی ہوئی پھر سر سے دوپٹہ [illegible] ہو گئی۔ [illegible] کرنے کے ساتھ ساتھ [illegible] گلے میں [illegible] [illegible] مسلمان عورت [illegible] کے روپ میں [illegible] ساتھ [illegible] تماشا بنا دیا ہے۔

دشمنان اسلام: [illegible] جنگ میں کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں؟ کس طرح [illegible] ناقابل تسخیر [illegible] ہو سکتے ہیں؟ [illegible] بیماریوں سے نجات کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ [illegible] ہیں؟ [illegible] شرٹ [illegible] فیشن [illegible] مسلمانوں [illegible] اور [illegible] فیشن شو میں [illegible]

[illegible] شائع [illegible] میڈیا [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] ایک [illegible] کے روپ میں [illegible]

[illegible] (NGOs) [illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible] حقیقی [illegible] اسلام [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible] پاکستان [illegible] ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] ٹی وی کی ذریعے [illegible] کی نمائش کرتے ہوئے [illegible]
[illegible] مخلوقات پر غور کرنے [illegible] تیسری دنیا [illegible]
[illegible] میں اپنی گردن [illegible] تھے اور پیٹ [illegible] رہے [illegible]
[illegible] چیتے بھرتے [illegible] ست [illegible]
[illegible] چادر کرتے [illegible]
[illegible] کی [illegible] دوسری طرف
[illegible] اسکارف [illegible] رہنے دیں [illegible] عورت کی
[illegible] خواتین [illegible] اسلام کو بہت [illegible] میں پیش کرتے [illegible]
[illegible] پی ٹی وی، ایف ایم [illegible] دیگر میڈیا [illegible]
[illegible] میں اسلامی پروگرام منسوخ کر دئے۔ جو [illegible]
[illegible] مسلمانوں کے [illegible] کی [illegible] کا باعث ہے۔ یہ خوشی [illegible]
[illegible] پی ٹی وی جو غیر مسلم [illegible]
[illegible] کے ذریعے [illegible] کے سب [illegible]
[illegible] کے ساتھ چپکے چپکے اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف
[illegible] یہ حیلے [illegible] جسم میں بہت ساری [illegible] پیدا [illegible]
[illegible] اسلام کے [illegible] کر اسلام کے خلاف صلیبی جنگ [illegible]
[illegible] اسلام کی اصل روح [illegible] حاصل کرنے سے [illegible]
[illegible] اسلام سے [illegible] اور [illegible]
[illegible] جدید جنگ ہے جس [illegible] اپنا نقصان [illegible]
[illegible] کے [illegible] میڈیا [illegible]
[illegible] شدید [illegible] لیکن [illegible] ختم کیا جا رہا ہے۔
[illegible] عام [illegible] تمام خواتین کو ذہنی و اعصابی طور پر پریشان کرنے
[illegible] کر [illegible] فریب کے جال میں پھنسا [illegible]
[illegible] کا رخ اسلام سے موڑ دیا ہے۔ [illegible] اور [illegible]
[illegible] حق و باطل [illegible] اچھائی اور برائی میں تمیز کرنے کی
[illegible] چھین لی ہے۔

آئیے اس جنگ کے کچھ مزید اثرات دیکھتے ہیں۔ [illegible]
[illegible] غیر مسلم [illegible] کے ذریعے [illegible] جدید [illegible]

[illegible] سیاست [illegible] میڈیا [illegible]
[illegible] شرم [illegible] ثقافت [illegible]
[illegible] خوشی [illegible]
[illegible] سماجی [illegible] والدین کی [illegible]
[illegible] موسیقی [illegible]
[illegible] عورت کے حقوق [illegible]
[illegible] تقسیم ہونے کے [illegible] سماجی [illegible]
[illegible] عریانیت و بے حیائی کی تشہیر [illegible] اور [illegible]
میڈیا کی [illegible] تشہیر [illegible] سے [illegible]
[illegible] ٹیلی ویژن کے ذریعے بچوں میں
[illegible] ذہنی، اعصابی تناؤ، شدید
[illegible] پریشانی [illegible] کی [illegible] یہ سب [illegible]
[illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible] وقت [illegible]
[illegible] ہیں۔

[illegible] سب [illegible] پیچھے [illegible]
[illegible] رہے ہیں۔ [illegible] عورت [illegible]
[illegible] تشہیر [illegible] کی [illegible]
[illegible] بچیوں [illegible] اور [illegible]
[illegible] خوب [illegible] رہی ہیں۔ لیکن [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ
[illegible] آپ ﷺ [illegible] صحابیات رضی اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible] سیرت [illegible]
اور [illegible] خواتین سے [illegible] ہیں۔ [illegible] خوب [illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible] سے بھی ناواقف ہیں۔

اے قرآن پڑھنے والیو [illegible] حبیب ﷺ [illegible]
[illegible] موسیقی شیطانی [illegible] ہے۔ [illegible]

کس محبت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں

(ادارہ)

[illegible]

[illegible] ... میں ان کی عظمت پر سلام پیش کرتا ... [illegible] ... آپ کے محترم سرپرست اور آپ کی ساری ٹیم اس معیار پر پوری اترتی ہے ... [illegible]

(یہ مکتوب جناب ... خالد صاحب نے ارسال کیا۔)

22 10 200[illegible]

[illegible]

[illegible] ... عجیب فرمائے اور انکل پرخلوص عطا فرمائے۔ میں حیران ہوں ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

محمد اکرم چوہدری UR/O کھوہ بیدار تحصیل و ضلع قصور

ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول کنگر تحصیل و ضلع قصور p/o قصور

شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ

پیارے قائد اہل سنت جامع العلوم حضرت مولانا شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ بھی رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایسا لیڈر ہے جس پر مان ہم ان کریں یا جس سے گلہ شکوہ کریں۔

[illegible]

[illegible]

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم ط

رکنیت فارم

شیران اسلام

رابطہ آفس: نقش لاثانی نگر شکر گڑھ

برائے دفتری کارروائی

یونین کونسل ________ ممبر شپ نمبر ________ تاریخ ________

تعارف کنندہ ________ آفس ناظم ________ دستخط امیر / ناظم ________

عہد نامہ

میں خداوند کریم کو گواہ بنا کر اقرار کرتا ہوں کہ مجھے تنظیم (شیران اسلام) کے افکار و نظریات، اغراض و مقاصد اور تنظیمی قواعد و ضوابط (دستور) سے مکمل اتفاق ہے۔ میں ان کی مکمل پاسداری اور پابندی کا عہد کرتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضور پر نور ﷺ کی رضا اور خوشنودی کیلئے تنظیم میں شامل ہو رہا ہوں۔ میں ذاتی مفادات، گروہی، علاقائی اور سیاسی تعصبات و اختلافات سے بالاتر ہو کر کام کروں گا۔ میں حتی المقدور اوامر و نواہی کی پابندی کروں گا۔ بالواسطہ کوئی ایسا کام نہیں کروں گا جس سے تنظیم اور اس کے مشن کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ لہذا مجھے تنظیم کا رکن بنایا جائے۔

کوائف

۱۔ نام ________ ۲۔ ولدیت ________

۳۔ شعبہ ________ عہدہ / شعبہ ________ ۴۔ خصوصی مہارت ________

۵۔ دفتر ایڈریس ________ ۶۔ فون دفتر ________ رہائش کا نمبر ________

۷۔ شناختی کارڈ نمبر ________ ۸۔ فون کا گروپ ________

۹۔ عارضی ایڈریس ________

۱۰۔ مستقل ایڈریس ________

۱۱۔ دستخط امیدوار رکنیت ________ ۱۲۔ موبائل نمبر ________

۱۳۔ ای میل ایڈریس ________

نام ________ ولدیت ________ ایڈریس ________

علاقہ ________ ممبر شپ نمبر ________ تاریخ ________

آفس ناظم ________ دستخط امیر / ناظم ________

پیغمبر اسلام ﷺ کے غلاموں کا عظیم کارواں

شیران اسلام پاکستان

دعوت

ابتدائے آفرینش سے ہی نیکی اور بدی کی جنگ اور حق و باطل کے معرکے ہو رہے ہیں۔ اسلام دشمن قوتیں دنیا بھر میں اہل اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کیلئے سرگرم عمل ہیں اور مسلمان خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ اس تشویش ناک صورت حال میں سیاسی مناقشات علاقائی و طبقاتی تعصبات سے الگ تھلگ رہتے ہوئے غلبہ دین حق کی بحالی و احیائے دین کی عظیم تحریک شیران اسلام پاکستان میں شامل ہو کر خدا اور اس کے خوشنودی حاصل کریں۔

اسلام کی دعوت و تبلیغ اور اس کے ہمہ گیر نظام (نظام مصطفیٰ) کے تعارف، برکات، ضرورت و تشریح اور مختلف حلقوں کے اعتراضات و شبہات کے ازالہ کیلئے ماہنامہ مجلۃ الحقیقہ و دیگر ضروری لٹریچر کے ذریعہ مسلسل جدوجہد

اغراض و مقاصد

☆..... عقیدہ توحید اور جذبہ عشق رسول ﷺ سے نوجوانوں کو سرشار کرنا

☆..... عقیدہ ختم نبوت ﷺ اور ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ

☆..... اسلام اور اکابرین اسلام کے بنی نوع انسان پر احسانات کا شعور پیدا کرنا

☆..... پاکستان کے اسلامی تشخص اور اسکی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت

☆..... فکری و سماجی دہشت گردی کے خلاف جہاد

☆..... انسانی حقوق کے اسلامی تصور کو اجاگر کرنا

☆..... طاغوتی، استحصالی، اور شیطانی قوتوں کے خلاف جہاد

☆..... سلف صالحین کے مطابق اسلامی عقائد کی حفاظت

بیاد عزیز

قطب ربانی غوث صمدانی حضور قبلہ عالم پیر سید علی حسین شاہ علی پوری

جامعہ انوار لاثانی

نقش لاثانی نگر O شکر گڑھ O ضلع نارووال

زیر سرپرستی

مفکر اسلام حضرت علامہ پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی قادری

پروگرام

- ……حفظ و قرأت کا کلاس جاری ہے
- ……درس نظامی کیلئے عمارت اور تدریس کا بندوبست کیا جارہا ہے۔

اپیل

تمام اہل سنت و جماعت سے گزارش ہے کہ جامعہ کو کامیاب بنانے کیلئے مالی تعاون کریں

منجانب: شیران اسلام پاکستان (شکر گڑھ)

Monthly Mujillah Al-Haqiqa

January 2004

Reg. NO. C.P.L 590

یاقیوم زمانی، شہنشاہ لاثانی المدد

حضرت پیر سید

قدوۃ السالکین زبدۃ العاشقین شہنشاہ ولایت

علی حسین شاہ

نقش لاثانی علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

بتاریخ
۲ ذوالحج ۱۴۲۴ھ
۲۵ جنوری
۲۰۰۴ء اتوار

ستر ھواں عرس شہنشاہ ولایت

بمقام
نقش لاثانی نگر
شکرگڑھ

عرس

صبح ۹ بجے
بجے تا نماز ظہر

حضرت پیر سید

عارف ربانی عالم حقانی الحافظ القاری

عابد حسین شاہ

نقشہ نقش لاثانی
علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

کی دستار بندی

زیر صدارت

صاحبزادہ پیر سید

ظفر اقبال شاہ صاحب

زیر قیادت

حضرت علامہ

مقصود احمد چشتی

نقابت

مولانا

محمد صدیق ضیاء

غلام مصطفےٰ

مجددی

خطابات

بدر منیر

نور المصطفےٰ

حافظ محمد شفقات احمد

خصوصی خطاب

رئیس الواعظین شیخ المبلغین خطیب لاثانی

حضرت علامہ

مشتاق احمد سلطانی مدظلہ

نوٹ

الداعون الی الخیر

شمس الدین نقشبندی

مدیر منتظم الحقیقہ

شجاعت علی مجاھد

مرکزی امیر

پروفیسر محمد حسین آسی

مرکزی ناظم اعلیٰ